ذکر رحمانی

سوانح عمری وکشف وکرامات واوراد مجربہ وغیرہ قطب الاقطاب
سیدنا ومولانا حضرت شاہ فضل رحمن صاحب قبلہ قدس سرہ
از تالیف حضرت قاضی محمد ابرار احمد صاحب خان بہادر رئیس
مراد آباد کہ زبدۂ اصحاب حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ اند

در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ ٹپکاپور رونق طبع یافت
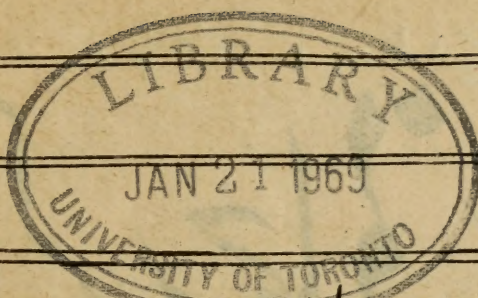
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین
امابعد محمد ابرار احمد خلف قاضی محمد حامد علی صاحب مرحوم مرادآبادی
روہیلکھنڈی نے جو حالات فیض آیات حضرت قطب الاقطاب مولانا فضل رحمن صاحب
قدس سرہ کی زبان فیض ترجمان سے سنے یا دیکھے جب حضور مین حاضر ہوتا حالات
بطور یادداشت لکھ لیتا تھا بعد آپکے وصال کے کاغذات تلاش کرتا تھا کہ چند
پرچے آپکے حالات کے دستیاب ہوے ۔ راقم اونکا مطالعہ کر رہا تھا کہ اوسوقت
ایک دوست موجود تھے اون سے ذکر آگیا وہ بہت مصر ہوے کہ جملہ مرقعات
حالات فیض آیات مجتمع کیے جائین اور ایک رسالہ ترتیب دیا جاوے اونکے
اصرار سے ناچار پرچہ یادداشت تلاش کیے اور جسقدر بہم پہونچے مع دیگر حالات
ضروری کے رسالہ موسومہ بہ تذکرۂ رحمانی ترتیب دیا ہر چند کہ راقم کو ایسی لیاقت
نہین ہی کہ ایسے رفیع القدر و متبرک حالات کے لکھنے کو قلم اوٹھائے لیکن بمقتضاے [illegible]

ذکر نیکو رفتگان دارد ثواب		عاصیان را میرہاند از عذاب
ہر کہ را باشد محبت با خدا		کے بداند و اصلانش را جدا
ذکر ایشان ذکر آن یزدان بود		یاد نیکان یاد آن سبحان بود

بنظر فائدۂ عام کے ضبط تحریر مین لایا۔

ذکر سوانح عمری

آپ اولاد حضرت شیخ الشیوخ مصباح العاشقین صدیقی چشتی رضی اللہ عنہ کے ہین جنکا مزار قصبۂ ملانوان ملک اودہ مین ہی اور آپکی پیدایش اور وطن آبا واجداد کا قصبۂ موصوف ہی آپنے وہین عقد کیا اور اونکے بطن سے دو صاحبزادے پیدا ہوے۔ ایک جناب عبدالرحیم صاحب دوسرے جناب عبدالرحمن صاحب مرحوم یہ دونو صاحبزادے قصبۂ ملانوان مین مقیم رہے اور اب اونکی اولاد وہان موجود ہی۔ جناب میان عبدالرحمن صاحب مرحوم کو راقم نے دیکھا تھا بہت نیک وصالح تھے اور جناب حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے بہت مشابہ تھے اگر اونکو عقب سے دیکھتے تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ ہین۔

آپکے مزاج مین ابتدای عمر سے زہد و تقویٰ و توکل و پیروی سنت نبوی بدرجۂ کمال تھی۔ آپ حنفی مذہب چشتی قادری نقشبندی مشرب تھے آپکا میلان خاطر طریقۂ نقشبندی کیطرف بہت تھا اکثر آپ اسی طریقے مین بیعت لیتے تھے آپنے علم کی تحصیل لکھنؤ مین کی اور پھر آپ دہلی تشریف لیگئے اور حدیث پڑھی اور اعلیحضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ سے خرقۂ اجازت پہنا۔ آپنے فرمایا کہ زمانۂ طفلی مین ہم ایسی عبارت لکھتے تھے کہ لوگ دیکھکر تعجب کرتے تھے ہمارے والد رحمۃ اللہ علیہ ہمارے لکھے کو پوشیدہ

رکھتے تھے کہ کہین نظر نہ لگ جاے - آپنے فرمایا کہ جب ہم شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کا
شہرہ سنکر لکھنؤ سے چلے تو ہمارے پاس تھوڑے سے پیسے تھے راہ مین پیسے دو پیسے
کے دانے لیتے اور کھا لیتے حالانکہ راہ مین دوست و یگانونکے گھر ملے مگر ہم کہین نہین ٹھہرے
مگر ایک اپنی بہن کے یہان کہ عرصے سے نہین دیکھا تھا ایک شب ٹھہر گئے - پھر راہ مین
ایک شخص ملے اور ہمسے کہا کہ آپ شاہ صاحب کے پاس جاتے ہین دو روپیہ لیتے جائیے اونکو
دیدینا - ہمنے کہا کہ اس شرط پر لیے جاتے ہین کہ راہ مین ہم کو ضرورت ہوگی تو ہم صرف
کرلینگے - وہان ادا کردینگے پھر ایک جگہہ پہونچے وہان کے لوگونکو کچھہ حاجت تھی
ہمنے دعا کی اونکی حاجت برآئی - اونھون نے کچھہ روپے دیے بآرام دہلی پہونچگئے
شاہ صاحب بہت محبت سے پیش آئے دو ماہ تک اون سے حدیث پڑھی پھر رخصت چاہی
اونھون نے لوگون سے کہلایا کہ ان سے کہو کہ تھوڑے دنون اور ہمارے پاس ٹھہر جاوین
ہمنے کہا کہ ہماری والدہ صاحبہ نے اسیقدر اجازت دی تھی ہم چلے آئے پھر دہلی گئے
تو شاہ صاحب کا انتقال ہوگیا تھا - ہمنے حدیث شاہ اسحاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے
پڑھی آپکی والدہ صاحبہ بہت زاہدہ اور متوکل تھین آپنے فرمایا کہ ہماری عمر گیارہ بارہ
سال کی ہوگی کہ والد رحمۃ اللہ علیہ نے انتقال فرمایا جو کچھہ سرمایہ تھا وقتاً فوقتاً خرچ ہوگیا تھا
کہ قحط سخت پڑا تو ہماری والدہ صاحبہ نے جب تک قحط رہا دروازہ مکان کا بند رکھا اور
جو درختان گھر مین تھے اونکے پتے نکو اوبال کر کھا لیتین - اور کسی کو اپنے حال سے مطلع
نہونے دیتین - حالانکہ یگانے و دوست ایسے تھے کہ مدد کرتے مگر یہ گوارا نہین تھا
آپنے فرمایا کہ حالت طفلی مین ہماری والدہ صاحبہ ہمکو ڈھیلون سے استنجا کراتین اور
پھر پانی سے طہارت لواتین - آپ بعد انتقال بی بی صاحبہ کے بوجہ ایذا رسانی یگانونکے

مرادآباد ضلع اوناؤ ملک اودھ مین تشریف لائے اور قیام فرمایا اور عقد ثانی کیا اور ایک مکان
خام متصل مسجد تعمیر کرایا - اون کے بطن سے دو صاحبزادے اور ایک صاحبزادی پیدا ہوئین
ایک صاحبزادہ معروف بہ سید و میان کہ جنکا انتقال ہوگیا وہ مجذوب تھے اونکی تعریف آپ
اکثر فرماتے - ایک روز راقم اونکے مزار کے قریب کھڑا تھا کہ آپ تشریف لائے اور فرمایا کہ
دیکھا ہمارا بیٹا کیسے مزے کر رہا ہی ایک صاحبزادے حضرت احمد میان صاحب دام
فیضہ کہ اب سجادہ نشین ہین اور ایک صاحبزادی صاحبہ جواب موجود ہین - اور آپ اکثر
قبہ مین جو احاطہ مسجد مین واقع ہی شبانہ روز قیام فرماتے تھے اور آپکی بی بی صاحبہ نہایت
نیک اور متوکل و صابر شاکر تھین - مریدونکے ساتھ شفقت مادرانہ رکھتی تھین - جب آپکے
فیض اور ہدایت کا شہرۂ آفاق ہوا اور جوق جوق لوگ حاجتین لیکر آنے لگے تو وہ آپکے
یگانہ اور برادر جنھون نے آپکو ایذا اور تکلیف دی تھی آئے اور آپ اونپر شفقت فرماتے اور
اونکو ہر قسم کی مدد دیتے - ایک روز آپ قرآن شریف پڑھ رہے تھے جب آپ سورۂ یوسف
پر پہونچے تو حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیونکا ذکر آیا - آپ نے فرمایا کہ ہمکو بھی ہمارے
یگانون نے ایذا پہونچائی مگر خدا نے ہمارے حال پر فضل کیا - آپکی سنہ ولادت مین
اختلاف ہی بعض کے نزدیک ۱۲۰۸ھ ہجری ہین اور بعض کے نزدیک ۱۲۱۳ھ ہجری ہین واللہ
اعلم بالصواب - آپکا وصال تاریخ بائیسوین ربیع الاول روز جمعہ ۱۳۰۳ھ ہجری کو ہوا اور
کسی نے تاریخ وصال مین یہ شعر لکھا ہی ؎

گفت ہاتف سال وصلش چون ز دنیا پا کشید ‌‌ ‌ ‌ واصل حق شد ز راہ قرب آن قطب زمان

آپکا مزار اوسی قبہ احاطہ مسجد کے اندر ہی جسمین آپنے سالہا سال قیام فرمایا - اب وہ جاے
مزار قرار پایا اور وہین آپ آرام فرماتے ہین - زہے نصیب اون اہل قبہ کے کہ قبل وصال کے

بھی آپنے وہین قیام فرمایا تو اب بھی وہی آرام گاہ ہوا- سبحان اللہ- قبل وصال جو فیض جاری تھا اب بھی وہی فیض جاری ہے

راقم جب حاضر ہوا اوسی طرح آپ کے مزار سے فیضیاب ہوا

ذکر اوقات شریف

آپ اکثر باوضو رہتے تھے نماز پنجگانہ پیشتر آپ اول وقت ادا فرماتے اور امامت خود کرتے اخیر مین آپکو ضعف بہت لاحق ہوگیا تو آپ امامت نہین فرماتے تھے اسکی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ امامت فرماتے تھے آخر حالتِ مرض مین جناب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا اقتدا فرمایا- اتفاق سے آپ نے بھی حالت علالت مین اقتدا فرمایا- آپ مطیع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غایت درجے تھے حتی کہ آپ مستحب بھی ترک نہین فرماتے باوجودیکہ دندان مبارک نہین رہے تھے مگر آپ مسواک ترک نہین کرتے خوشبو کو آپ بہت دوست رکھتے تھے اکثر اپنے بدن پر عطر ملواتے اور عرق گلاب آپ اکثر نوش کرتے اور بعد نماز پنجگانہ کے وظائف و مراقبہ فرماتے اور قرآن وحدیث کا شغل رکھتے تھے- آپ کو قرآن اور حدیث سے بہت ذوق تھا آپنے فرمایا کہ ہمارا جی چاہتا ہے کہ قبر مین بھی قرآن پڑھتے اور اخیر وقت مین بھی حدیث سنتے اور قرآن کا ترجمہ کرتے اور نکات قرآن بیان کرتے اور تصحیح قرآن کرتے اور تقسیم کردیتے- نماز جمعہ کے قریب آپ غسل فرماتے کبھی کسی موسم مین آپ ترک غسل نہین کرتے اور خطبہ جمعہ آپ طویل نہین پڑھتے- تہجد کو بارہ بجے یا اوسکے بعد بیدار ہوتے اور نماز ادا فرماتے وظیفے اور مراقبہ مین مصروف رہتے اور مریدون مین سے کوئی حاضر ہوتا تو توجہ فرماتے اور حکایات صالحین اور کلمات نصیحت آمیز فرماتے تھوڑی دیر آرام فرماکر نماز صبح کے

اہتمام مین مصروف ہوتے مگر اخیر مین جبکہ آپکو ضعف بہت لاحق ہوگیا تھا آپ نماز تہجد
ادا نہین فرماتے تھے لیکن تہجد کیوقت بیدار ہوتے اور وظیفہ و مراقبہ مین مصروف
ہوتے اور حاضرین سے ہمکلام ہوتے اور توجہ دیتے اور بعد سنت صبح کے تھوڑا لیٹ کر
فرض ادا فرماتے ایک روز آپ تلاوت قرآن کر رہے تھے کہ آپ پر کیفیت طاری
ہوئی۔ راقم سے فرمایا کہ جو لذت ہمکو قرآن مین آتی ہے اگر تمکو وہ لذت ذرہ بھر آوے
تو ہماری طرح نہ بیٹھ سکو۔ کپڑے پھاڑکر جنگل کو نکل جاؤ آپنے آہ کی اور حجرہ مین آپ
تشریف لے گئے اور کئے روز تک آپ بیمار رہے جب آپ پر کیفیت طاری ہوتی تو
آپ اکثر اشعار عاشقانہ فرماتے وہ وقت کمال فیض کا ہوتا۔ حاضرین پر حالت بیخودی سی
طاری ہو جاتی کبھی آپ یہ اشعار فرماتے ؎

دل ڈھونڈھنا سینہ مین مری بوالعجبی ہے	اک ڈھیر ہے یان راکھ کا اور آگ دبی ہے
کیا کرین سیر چمن یہان آرزو کچھ اور ہے	گل کو کیا سونگھین دماغ اپنے مین کچھ بو اور ہے
عاشقان را روز محشر با قیامت کار نیست	کار عاشق جز تماشای جمال یار نیست

آخر عمر مین آپ کو اکثر استغراق رہتا تھا مگر وقت نماز کے آپکو استغراق کی کیفیت نہین ہوتی
تھی اور وقت حدیث کے آپ خوش ہوتے اور حاضرین پر فیض کا نزول ہوتا بعد ختم حدیث کے دعا فرماتے

ذکر لباس و طعام

آپ پارچہ معمولی پہنتے تھے دو تین جوڑے پارچہ سے زیادہ نہین رکھتے تھے موسم سرما مین بیشتر
رضائی پر اکتفا فرماتے اوسی کو شب کو اوڑھتے اور وہی دن مین اوڑھتے جب آپ نماز ادا فرماتے
رضائی جدا کر دیتے اور وقت نماز کے سر پر ڈوپٹہ باندھتے کرتہ نہ بند نہین پہنتے نہ تکیہ نہ گدہ آپ رکھتے
ایک روز حضرت احمد میان صاحب کرتہ لیجاتے تھے آپنے دریافت فرمایا اور ارشاد ہوا کہ ہمارا

یہ رتبہ کہان کہ ہم لباس بزرگون کلہ پہنین۔ گوشت آپ نوش نہین فرماتے مگر باداے سنت کبھی چکھہ لیتے تھے اکثر آپ دال ماش و باجرہ کی روٹی یا کھچڑی قدرے قلیل نوش فرماتے یا دودہ قدرے قلیل نوش کرتے۔

ذکر رجوع خلق

آپکی قدمبوسی کے لیے جوق جوق ملکون سے ہر مذہب و ملت کے غریب و رئیس عظام و حکام و عالم و فاضل و درویش سالک و مجذوب حاضر ہوتے ایک ایک وقت مین پچاس پچاس ساٹھہ ساٹھہ بلکہ سو سو جمع ہوجاتے۔ سب کو آپ کھانا کھلاتے مگر اکثر زیادہ ٹھیرنیکی اجازت نہین دیتے جلد رخصت کردیتے[۱] والی ملک آرزوے قدمبوسی رکھتے کہ آپ تشریف لاوین یا حاضری کی اجازت دین مگر نہ آپ تشریف لیجاتے نہ اجازت حاضری کی فرماتے ایک مرتبہ نواب محمد کلب علیخان والی ریاست رامپور نے حاضری کی اجازت چاہی آپ نے اجازت نہین دی نہ خود تشریف لے گئے راقم حاضر تھا کہ سر آفٹ صاحب لفٹننٹ گورنر مع دیگر حکام و ڈاکٹر کے حاضر ہوئے اور دروازے احاطہ مسجد پر اندر آنیکی اجازت چاہی۔ حضرت احمد میان صاحب نے اجازت دی اندر آئے اور قدمبوسی حاصل کی اور آپسے حال عمر اور نگاہ کا دریافت کیا آپ نے عمر شاید ایکسو پانچ

---

[۱] راقم عرض کرتاہی کہ آپکے زیادہ نہ ٹھیرانیکی یہ وجہ تھی کہ طالبان دنیا کے قلبون پر جب آپکی نظر پڑتی تو آپ نفرت فرماتے چنانچہ ایک بار راقم سے آپنے فرمایا کہ دنیادار جب آجاتے ہین اور ہماری نظر اونکے قلب پر پڑتی ہے تو ہمکو نفرت ہوتی ہے اور وجہ طالبان خدا کے نہ ٹھیرنیکی یہ تھی کہ آپکی ایک نظر مین کامیاب ہوجاتے اور غائبانہ آپ توجہ فرماتے تھے اور آپکا فیض ویسا ہی پہونچتا تھا جیسا کہ حضوری مین آپکے فیض حاصل ہوتا تھا اور اسکا اندازہ وہ صاحب کرسکتے ہین جو اس امر سے آگاہ ہین بلکہ جو تعلق رکھتے ہین اب بھی ویسا ہی فیض حاصل کرتے ہین ۱۲

سال کی فرمائی اور ارشاد ہوا کہ ہماری نگاہ اب بھی ایسی ہے کہ شب کو بے تکلف پڑھلیتے ہین لفٹننٹ صاحب نے کہا کہ ڈاکٹر کو تعجب ہوتا ہے کہ اس عمر مین ایسی نگاہ ہو۔ آپ نے فرمایا ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء آپنے خادم سے فرمایا کہ مٹھائی ہو تو لاؤ وہ لایا آپ نے ایک دانہ دست مبارک سے اوٹھایا اور لفٹننٹ صاحب کو دیا اونھون نے کھایا باقی حکام کو خادم نے تقسیم کردی اون سب نے بھی کھالی اور رخصت ہوئے آپنے رخصت کے وقت لفٹننٹ صاحب سے فرمایا کہ مخلوق کا انصاف کرنا بہتر عبادت ہے آپکی عکسی تصویر کھینچنا چاہا مگر آپ رضامند نہ ہوئے اور منع فرمایا۔

ذکر حاضری جنات

آپنے فرمایا کہ جب ہم مراد آباد آئے تو اس مسجد مین جنات رہتے تھے اور لوگونکو تکلیف دیتے تھے وہ ہمارے پاس آئے اور مرید ہوگئے اب کسیکو نہین تکلیف دیتے۔ آپنے فرمایا کہ جنات کی بیٹیان ہمارے پاس آئین اور مرید ہوگئین۔ آپنے فرمایا کہ ایک مکان مین جن رہتے تھے وہ اوس مکان مین کسیکو نہین رہنے دیتے تھے اور ایذا پہونچاتے تھے ہم اوس مکان مین جاکر رہے ہمکو کچھ ضرر نہین پہونچایا اور وہ ہمارے پاس آئے آپنے فرمایا کہ ایک مکانمین دیو رہتا تھا جو کوئی اوس مکانمین جاکر رہتا وہ اوسکو مار ڈالتا تھا ہم اوس مکانمین گئے رات کو ہمارے پلنگ کو معلق کردیا ہمنے دیکھا کہ ایک مہیب شکل طویل قامت کھڑا ہے ہمنے اوسکو زیر کیا پھر کسیکو اوس نے تکلیف نہین پہونچائی

ذکر سخاوت و اخلاق

آپ مین خلق و مروت و رحم و سخاوت و عیب پوشی و کسر نفسی غایت درجہ تھی آپ ہر ادنیٰ و اعلیٰ سے با خلاق پیش آتے مگر ابتدا مین آپکو جذب بہت رہتا تھا اگر اوس حالت مین کوئی حاضر ہوتا تو آپ خفا ہوتے جب آپ کا جذب کم ہوتا تو آپ مہربانی فرماتے یہانتک اخلاق

فرماتے کہ وہ اوس خفگی کو بھولجاتا اور جسپر آپ خفا ہوتے جلد وہ کامیاب ہوجاتا۔ ایک شخص نے عرض کیا کہ آپ خلاف سنت لوگون پر خفا ہوتے ہین ارشاد ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے اصحاب پر خفا ہوتے تھے اوس شخص نے عرض کیا جنپر آپ خفا ہوتے ہین وہ آنیوالے اجنبی ہوتے ہین ارشاد ہوا کہ جب احاطۂ مسجد مین داخل ہوئے ہماری اصحاب مین داخل ہوگئے۔ مریدونکو آپ اکثر دوست کے لفظ سے تعبیر کرتے۔ غربا و مساکین کو نقد و جنس تقسیم فرماتے اگر کسی کے پاس خرچ نہ ہوتا تو عطا فرماتے اگر کوئی خطا کرتا تو معاف فرماتے اور اظہار نہ کرتے بازار سے سامان خور و نوش وغیرہ اکثر بنفس نفیس خود خرید کرکے لاتے اظہار کمالات نہین فرماتے مگر مریدان خاص سے گاہے گاہے خدمت لیتے اور اظہار کمالات فرماتے حاجتمندون کی حاجت روائی کرتے۔ اگر کوئی کسی کے نام سفارش چاہتا تو خط لکھدیتے جو کچھ کوئی نقد و جنس پیش کرتا قبول فرماتے۔ اور غربا پر تقسیم کردیتے کچھ پاس نہین رکھتے یہانتک کہ دوسرے وقت کے لیے کچھ نہین رکھتے موسم سرما مین رضائیان خرید فرماتے اور غربا کو تقسیم کرتے بلکہ قرض لیتے اور غربا کو دیتے۔ راقم حاضر تھا کہ آپنے جسم اطہر سے پارچۂ سرمائی کل دیدیے اور شدت سرما مین ایک شبانہ روز اکہرے پارچہ مین بسر کی۔ آپ اپنے مریدون پر شفقت اس درجہ فرماتے کہ آپکی شفقت کے مقابلہ مین شفقت مادر و پدر کی بھولجاتے۔ اہل عرب کی بہت تعظیم کرتے۔ اگر اہل عرب مین سے کوئی خلاف مزاج بات کرتا تو آپ تحمل فرماتے اور معاف کرتے اور اونکو خوش کرکے رخصت کرتے۔

ذکر شفاء مریض

ہر قسم کے مریض آتے یا کوئی کسی مرض کی شکایت کرتا تو پودینہ و لوبان و عطر گولیان

چورن کی بتاتے اور دم کر دیتے اگر کسی کو جن ستاتا تو فرماتے کہ اوسکے کان مین ہمارا
سلام کہدو ہزارہا مریض لاعلاج صحت پاتے نہ جن کبھی ستاتا بلکہ آپکے صرف فرما دینے سے
مرض جاتا رہتا راقم حاضر تھا ایک مرض راقم کو لاحق تھا بپاس ادب عرض نہین کیا
تھا آپنے دریافت فرمایا کہ تمکو کیا مرض ہے۔ عرض کیا آپنے فرمایا کہ جاتا رہیگا سرو کے
پتے پی لینا اوسی وقت جاتا رہا۔ مگر چند روز بعد بہ تعمیل ارشاد پتے بھی پی لیے۔ پھر وہ مرض
نہین ہوا۔ راقم کے بھانجے کو مرض کھانسی لاحق تھا علاج مفید نہین ہوتا تھا۔ راقم
کے ہمراہ حاضر ہوا۔ آپ بیر لائے۔ اور حاضرین کو دئے اوسکو بھی دیے بوجہ مرض کے
اوس نے کھانے مین تامل کیا ارشاد ہوا کہ کھالو اوس نے کھالیے مرض مین افاقہ
ہونا شروع ہوا دو تین روز مین مرض جاتا رہا آپنے فرمایا کہ ایک شخص جذامی آیا
لوگون نے اوس سے نفرت کی ہمنے باہر ٹھیرا دیا خدا کی قدرت سے وہ بالکل اچھا
ہوگیا مرض جاتا رہا۔ جب آپ کسیکو تعویذ دیتے تو بیشتر آپ اوس مین اللہ اکبر لکھتے۔

ذکر کشف

کشف آپکا اس درجہ تھا کہ گویا سب کچھ آپکے سامنے تھا آپ اظہار پسند نہین فرماتے
جب کوئی معاملہ معلوم ہوتا تو حاضرین سے دریافت فرماتے کہ فلان معاملہ مین کیا ہوا
اور جب کوئی حاضر ہونیوالا ہوتا تو آپ کھانیکے واسطے فرما دیتے اگر سواری پر ہے تو گھانس دانہ
منگا رکھتے۔ عیب پوشی غایت درجہ تھی باوجود معلوم ہونیکے ظاہر نہین فرماتے ایکروز
راقم سے فرمایا تمہارے وطن مین کون کون بزرگ گذرے ہین راقم نے نام لیے آپنے
ہر ایک بزرگ کی نسبت ظاہر فرمائی اسی اثنا مین حضرت ناگہ شاہ رضی اللہ عنہ کا نام لیا کہ
پرگنہ سنبھل کے موضع ماتی پور مین اونکا مزار ہے آپنے سمت دریافت فرمائی عرض کی آپنے

اونکی نسبت بہت تعریف فرمائی اور تمام اونکا حلیہ بیان فرمادیا گویا وہ سامنے موجود تھے۔
ایک مرتبہ راقم حاضر ہوا دلمین قصد الہ آباد جانیکا بغرض ملاقات ایک انگریز کے تھا کہ تاریخ
معینہ پر کلکتہ سے آنیوالا تھا۔ آپسے رخصت چاہی آپنے رخصت نہین فرمایا۔ یہانتک کہ
تاریخ معینہ سے ایک ہفتہ زیادہ گذر گیا۔ بعد اشراق ایک روز فرمایا کہ تم براہ اوناؤن الہ آباد
چلے جاؤ۔ سواری منگوادی اور ارشاد ہوا کہ راہ مین کہین نہ ٹھیرنا خدا چاہے تو ریل مل جائیگی
کل الہ آباد جا اوترنا۔ راقم متحیر تھا کہ اب الہ آباد جا کر کیا کریگا مگر بے اختیار یہ شعر زبان پر آیا ؎

بے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید		کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

الہ آباد پہونچا تو معلوم ہوا کہ وہ انگریز شب کو آیا ہے اور آج ہی شام کو چلا جاویگا۔ ملاقات
کی اور پھر واپس ہو کر خدمت مین حاضر ہوا مگر یہ خیال تھا کہ دوبارہ حاضری ناپسند خاطر
عالی نہ ہو آپ مجلس امین تشریف رکھتے تھے دوپہر ہو گئی تھی خادم نے اطلاع کرنی
چاہی۔ راقم نے باز رکھا کہ اسی اثنا مین آپ تشریف لے آئے اور فرمایا کہ بہت اچھا کیا
کہ ہمارے پاس آگئے اور خادم سے فرمایا کہ کھانا لے آؤ اور کہدو وہ آگئے جنکے لیے کھانا
رکھا ہے۔ اور راقم سے دریافت فرمایا کہ وہ انگریز تمکو ملا۔ عرض کیا۔ ارشاد ہوا کہ
ہم مصلحت سے بات کہتے ہین کوئی مانے یا نہ مانے۔ راقم حاضر ہوا آپنے دریافت
فرمایا کہ تمہارا مقدمہ عدالت مین دائر تھا کیا ہوا عرض کیا کہ کل اوسکے فیصلہ کی تاریخ
تھی اب نہین معلوم کیا ہوا فرمایا کہ تمہارے موافق ہوا۔ راقم کو تردد تھا کہ آپ نے
تمام حلیہ مدعی کا ظاہر فرمایا۔ وطن آیا تو معلوم ہوا کہ راقم اوسی تاریخ مین کامیاب
ہو گیا تھا۔ راقم اور ایک شخص فتحپور کے دوپہر کو مسجد مین ذکر کر رہے تھے کہ آپ
حلقہ نہین کرتے ہین۔ بزرگان مین طریقہ حلقہ کرنیکا رہا ہے۔ سہ پہر کو آپ تشریف

لائے اور راقم کو بلایا اور فرمایا کہ حلقہ کا دستور بزرگون مین رہا ہے۔ مگر اعلیحضرت رضی اللہ عنہ حلقہ نہین کرتے تھے حاضر و غائب توجہ دیتے تھے۔
ایک مرتبہ راقم کو اپنی حالت پر افسوس تھا اور خیال تھا کہ لوگ آتے ہین اور با خدا ہو جاتے ہین آپ نے فرمایا کہ ہمتو چاہتے ہین کہ ہمارے دوست اعلی مرتبہ کو پہونچ جاوین مگر ہم کیا کرین کہ جسکا جسقدر حصہ ہے حاضر و غائب اوسکو پہونچ جاتا ہے۔ راقم کو خیال تھا کہ قصبہ کے لوگ خوش نصیب ہین کہ ہر وقت مشرف بہ زیارت ہوتے ہین۔ راقم دور رہتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہم تو تمکو ایسے ہی دیکھتے ہین کہ تم جیسے بیٹھے ہو کیا تم نہین دیکھتے ہو اور فرمایا کہ دوران باخبر نزدیک و نزدیکان بے بصر دور ایک روز کچھ لوگ آئے ہوئے تھے آپ نے اونکو توجہ فرمائی اونپر بے خودی سی طاری ہو گئی مگر راقم پر اثر کم ہوا اپنی حالت پر افسوس ہوا آپنے فرمایا کہ گھبراؤ نہین۔ راقم نے آپکے لیے حقہ منگا کر رکھا تھا اور خیال تھا کہ جب حاضر ہونگا لیتا جاؤنگا اس اثنا مین باہر جانیکا اتفاق ہوا حقہ الماری مین بند کر کے رکھ گیا تھا۔ اس اثنا مین ایک عزیز آپکی خدمت مین حاضر ہوئے آپنے فرمایا کہ ہمارا حقہ نہین لائے اونھون نے راقم کی نسبت عرض کیا کہ وہ وہان نہین ہین آپنے فرمایا کہ بیوقوف ہین حقہ کو الماری مین بند کر کے چلے گئے تمکو دیے جاتے تم لے آتے اونکو اپنے ہی ساتھ لانیکی کیا ضرورت تھی۔ راقم حاضر تھا کہ ایک مجذوب باہر احاطہ مسجد کے پڑے ہوئے تھے آپ دو روٹی اونکے واسطے لیجاتے خیال گذرا کہ دو روٹی مین اونکو سیری نہوتی ہوگی۔ آپنے فرمایا کہ دو روٹی اونکو کافی ہین۔ ایک مرتبہ راقم قرآن لیگیا تھا آپنے راقم سے فرمایا کہ کیا تم قرآن لائے ہو عرض کیا کہ لایا ہون۔ ایک مرتبہ حاضر تھا آپنے فرمایا کہ گھر جلد جاؤ۔ گھر آیا تو معلوم ہوا کہ راقم کو گھر پہونچنے کی اشد ضرورت تھی۔ راقم نے ایک

میت کے لیے دعا کی التجا کی آپ نے فرمایا کہ وہ عذاب مین مبتلا ہی مگر ایمان اوسکا سلامت ہے تم اوسکے واسطے دعا کیا کرو۔ راقم حسب ارشاد دعا کرتا تھا۔ دیکھا کہ واقعی عذاب مین گرفتار ہی۔ عرصہ تک دعا کرتا رہا اور اکثر خواب مین اوس میت کو دیکھا کہ عذاب کم ہوتا جاتا ہی۔ تھوڑی مدت کے بعد خواب مین دیکھا کہ وہ میت اور چند اور لوگ ایک جگہ خوش کھڑے ہین۔ اس میت نے راقم کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ اس شخص نے میرے ساتھ بہت احسان کیا کہ مجکو عذاب سے چھوڑا دیا۔ آپنے فرمایا کہ ہم لکھنو جاتے تھے اور تھک گئے تھے راہ مین ایک شخص بیل لیے جاتا تھا ہمنے کہا ہمکو سوار کرا کے بیجل او سنے بیل پر سوار کرا لیا ہم لکھنو پہونچے لوگ تعجب کی نظر سے ہمکو دیکھتے تھے اور کہتے تھے کہ آپ بیل پر سوار ہوئے ہمنے کہا کہ کیا بیل پر سوار ہونے سے شیخی کم ہوجاتی ہے۔

ذکر آپ کے سفر و کرامت وارشادات کا

ابتداً آپ اکثر سفر فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ جب دہلی مین حدیث پڑھکر اعلیحضرت کیخدمت مین جاتے تو آپ فرماتے کہ نور حدیث ان کی پیشانی سے چمکتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہم مزارات پر جاتے اور اعلیحضرت کے باہر تشریف لانے سے پہلے آجاتے۔ اعلیحضرت کیفیت مزارات دریافت فرماتے اور ہم عرض کرتے ایکمرتبہ ایک مرید کو خیال ہوا کہ انکو تھوڑے روز آئے ہوئے ہوے اور ایسے رفیع حالات اعلیحضرت کو اپنی طرف متوجہ کرنیکو بیان کرتے ہین اعلیحضرت کو معلوم ہوا فرمایا کہ یہ سچ کہتے ہین۔ آپنے فرمایا کہ اعلیحضرت ہمارے پاس حاجتمندونکو دعا کرانیکو بھیجدیتے اور اپنے خاندانکی عورات کو مرید کرانیکو فرماتے۔ ہمکو شرم آتی مگر تعمیل ارشاد بجالاتے خدا کی قدرت اونکی حاجتین برآتین۔ آپنے فرمایا کہ ایکمرتبہ والی کابل نے اعلی حضرت کو لکھا کہ آپ یہان آئیے آپنے لکھا کہ ہم آوینگے۔ ایک

عرصہ کے بعد پھر لکھا کہ آپ تشریف نہین لائے۔ اعلی حضرت نے لکھا کہ فلان
شب کو ہم گئے تھے اور تمہارا پلنگ جو خالی پڑا تھا اوسکو کھڑا کر دیا تھا مگر تم مطلع
نہین ہوئے ہم چلے آئے۔ والی کابل نے لکھا کہ واقعی ایسا ہوا تھا اور معذرت
چاہی۔ آپنے فرمایا کہ ایک شخص بیمار تھا او جان بلب ہو گیا تھا۔ اعلی حضرت رضی
اللہ عنہ نے بکرا منگایا اور سلب مرض کیا وہ مریض بالکل اچھا ہو گیا اور وہ بکرا
مر گیا۔ آپ نے فرمایا کہ دہلی سے خرچ بھیجنے کی ضرورت تھی اعلی حضرت سے عرض کیا
ارشاد فرمایا کہ لاو ہمکو دو ہم بھجوا دین گے۔ ہمنے دیا۔ اوسی روز کوئی دروازہ پر آئے
اور ہماری والدہ صاحبہ کو خرچ دے گئے۔ آپ نے فرمایا بانس بریلی ہم گئے
تھے اور حضرت شاہ نیاز احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی۔ اونھون نے
ہمارے پہونچتے ہی سامان سماع اوٹھوا دیا اور با اعزاز ہم کو بٹھایا۔ اور حقہ خاص
اپنا منگایا اور پینے کو اصرار کیا ہمنے پی لیا۔ اور جب ہم رخصت ہوئے تو اپنے خلیفہ
کو ہمارے ساتھ کر دیا وہ ایک کوس تک پہونچا گئے۔ آپنے فرمایا کہ دہلی مین حضرت
شاہ غلام علی صاحب سے ملاقات کی۔ آپ بہت اعزاز سے پیش آئے اور
معانقہ کیا۔ آپنے فرمایا کہ ہم چلے جاتے تھے ایک بھیڑیا بچہ کو لیے جاتا تھا اور لوگ
روتے اور غل مچاتے اوسکے پیچھے تھے۔ ہمنے بھیڑیے سے کہا کہ بھائی ان کے
بچے کو چھوڑ دے اوس نے چھوڑ دیا اور آہستہ آہستہ پیچھے کو دیکھتا جاتا تھا اون
لوگون نے قصد اوسکے مارنے کا کیا ہمنے کہا کہ تمہارے بچہ کو اوس نے چھوڑ دیا
اب مت مارو۔ اونھون نے مان لیا۔ آپ نے فرمایا کہ نماز وغیرہ کی ضرورت تھی
ہم ریل سے اوترے لوگون نے کہا کہ ریل چلی جاویگی۔ ہمنے کہا کہ مردار کو جانے دو

ہمنے استنجا اور وضو کیا نماز مین مشغول ہوئے ریل چلدی۔ خدا کی قدرت ریل مین نقصان آگیا وہ تھوڑی دور چلکر رہگئی ہم فارغ ہوکر سوار ہو گئے۔ وہ درست ہوگئی آپ نے فرمایا کہ ہم جنگل مین تھے وہان پانی نہین تھا ہمکو تشنگی تھی ایک شخص آئے اور دریافت کیا کہ کیا آپکو پانی چاہیے ہمنے کہا کہ ہان وہ غائب ہو گئے دیکھا تو پانی کورے برتن مین رکھا ہے ہمنے پانی پیا اور وضو کیا۔

آپ نے فرمایا کہ ایک جگہ ہم گئے لوگون نے کہا کہ یہ مسجد ٹیڑھی ہے۔ ہمنے اوسمین نماز پڑھی خدا کی قدرت وہ سیدھی ہوگئی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک روز بلی نے کبوتر پکڑ لیا اور دیوار پر لے گئی صاحبزادی رونے لگی۔ ہمنے کہا کہ صاحبزادی روتی ہین کبوتر کو چھوڑ دے اوس نے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم لکھنو مین تحصیل علم کرتے تھے ایک عورت نے بہ نیت فاسد دھوکہ سے بلایا ہم چلے گئے۔ دروازہ مکان مین قفل ڈالدیا رات کو ہم وہان سوے خدا کی قدرت ہمسے کچھ نہین کہا اور تائب ہوگئی۔

آپ نے فرمایا کہ ایک دوست اصرار سے ہم کو ہرن کے شکار کو لے گئے کچھ ہاتھ نہین آیا شام کو مایوس پھرے کہ چند ہرن ایک جگہ ملے ہمسے کہا آپ بندوق لگائیے ہمنے نہین لگائی اور ہرنون سے کہا کہ بھائیو یہ سب مایوس جاتے ہین تم مین سے ایک ٹھیر جاؤ۔ خدا کی قدرت سے ایک ہرن ٹھیر گیا اوسکو پکڑ لیا اور ذبح کرنیکا قصد کیا ہمنے کہا کہ اوس نے تمہاری خوشی کردی اب تم اوسکو چھوڑ دو

	مروت را تقاضا این نباشد		ستم بر وی زما آئین نباشد	

اونہون نے کہنا مان لیا۔ ایک روز راقم کو رخصت کیا دھوپ بہت تھی خیال ہوا کہ شب مین جاتے۔ آپ نے فرمایا کہ شب کو خدا جانے کیا ہو۔ حضرت موسی علیہ السلام

سے لشکر کو اللہ نے سایہ دیا تھا کیا عجب ہے کہ اللہ تمکو بھی سایہ دے - مین رخصت ہوا - قریب ایک کوس کے پہونچا تھا کہ آسمان پر غبار ہوگیا اور ہوا خنک ہوگئی با آرام منزل مقصود تک پہونچگیا - بعد کو معلوم ہوا کہ اوس شب کو رہزنی ہوئی اور مسافرونکو نقصان پہونچا - راقم حاضر ہوا ایک حاجت تھی آپ نے فرمایا کہ پہلے لوگ بزرگون کی خدمت مین جاتے تھے بلا عرض کیے ہوئے اونکی حاجتین بر آتین - راقم وطن مین آیا حاجت بر آئی - آپ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ سو سو آدمی آ گئے کھانا تھوڑا سا تھا ہمنے کھانے پر کپڑا اڈال دیا اور ہم یہ شعر پڑھتے تھے ؎

فراخی بد و دعوت تنگ را	گواہی بر اعجاز او سنگ را

خدا کی قدرت کہ سب نے کھایا اور بچ رہا - آپ نے فرمایا کہ ایک مرید میلہ مین جایا کرتا تھا ہمنے کہا میلہ دیکھنا کیا ضرور ہے وہ نہ مانا میلے مین ایک بیل نے اوسکو اوٹھا لیا قریب مرگ پہونچا - اوس نے بیان کیا کہ آپ آئے اور بچا لیا - آپ نے فرمایا کہ ایک مرید کچھ گڑبڑ ہو گیا تھا بعد مرنے کے کسی نے دیکھا اوس نے بیان کیا کہ قبر مین فرشتے عذاب کے آئے اوسی وقت آپ تشریف لے آئے اور چھوڑا دیا - آپنے فرمایا کہ عرب سے لوگ آئے اور بیان کیا کہ ہمنے آپکو مکہ معظمہ مین دیکھا تھا -

راقم ایک مرتبہ تنہا گیا تھا ریل سے اوترا - اندھیرا تھا - راہ بھول گیا - ایک جگہ بیٹھ گیا کہ کسی نے اوٹھایا اور راہ پر کر دیا - کاروانسرا ے پر پہونچ گیا - جب آپکی خدمت مین پہونچا تو آپ نے فرمایا کہ ایسی کسر نفسی کیا ضرور ہے کہ ہمراہ آدمی بھی نہین رکھتے راہ مین تکلیف اوٹھاتے ہو - راقم سے ایک حاکم کو پرخاش ہوگئی تھی راقم کے ایک دوست نے یہ حال حضرت رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا - راقم حاضر تھا کہ وہ تحریر پہنچی آپنے

راقم سے دریافت فرمایا عرض کیا۔ آپکو غصہ آیا اور قریب تھا کہ آپ بد دعا کرین۔ راقم نے فوراً عرض کیا کہ وہ حاکم پابند صوم وصلوٰۃ کا ہے آپکا غصہ دور ہوگیا۔ ارشاد ہوا کہ وہ وہان نہین رہیگا ویسا ہی ہوا وہ تبدیل ہوگیا۔ چند لوگ راقم سے مخالفت رکھتے تھے اور ایذارسانی کی تدبیرات کرتے تھے اور مقدمہ فوجداری مین راقم کو ماخوذ کرایا تھا آپکو اطلاع ہوئی۔ آپ نے کہلا بھیجا کہ کوئی کچھ نہین کرسکتا وہ لوگ سب پشیمان ہونگے۔ ایسا ہی ہوا کہ سب پشیمان ہوئے اور مقدمہ بلاطلبی راقم کے خارج ہوگیا۔ راقم کے لڑکی کی شادی مین تخمینہ سے برات مین آدمی زائد ہوگئے کھانا تھوڑا تھا یہ تجویز ہوئی کہ خاص آدمیون کو کھانا کھلوادیا جاے باقی لوگون کے لیے کھانا اور پکایا جائے۔ خاص لوگون کو کھانا کھلانا شروع کیا یہانتک کہ اندر باہر سب کو کھانا کھلادیا۔ کوئی باقی نہین رہا مگر کھانا بہت بچ رہا۔ صبح کو برادری اور ہمسایونکو بچا ہوا کھانا تقسیم کردیا۔ یہ حالت کھانے کی دیکھکر ہر ایک کو تعجب ہوتا تھا۔ بعد تھوڑے عرصہ کے راقم حاضر ہوا۔ آپ نے کیفیت شادی کی دریافت فرمائے۔ سب حال عرض کیا یعنی کھانیکی کمی اور پھر بچنے کا حال ارشاد ہوا مصرعہ دست پیر از غائبان کوتاہ نیست ایک شخص دھوکہ سے راقم کا کچھ زیور لے گیا تھا اور فروخت کرکے تصرف کرلیا تھا۔ آپکو اطلاع ہوئی ارشاد ہوا کہ وہ قیمت ادا کریگا۔ ایسا ہی ہوا کہ وہ شخص آیا اور معذرت کی اور قیمت ادا کرگیا۔ راقم کا ایک مخالف تھا آپ نے فرمایا کہ وہ تباہ اور برباد ہوجاویگا وہ برباد ہوگیا۔ ایک شخص نے آپ سے شکایت کی کہ باوجود کثرت درود شریف پڑھنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محروم رہتا ہون آپ نے فرمایا کہ ہم ایک مرتبہ درود شریف پڑھتے ہین زیارت ہوجاتی ہے یہ امام علی باولہ دیوانہ بھی حضور مین حاضر

ہوجاتا ہے۔ راقم نے امام علی مرحوم سے دریافت کیا تو اونہون نے بیان کیا کہ اکثر زیارت ہوتی ہے۔ پرسون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاے اور صبح کو اوٹھایا اور فرمایا کہ اذان کہو۔ آپ نے فرمایا کہ حدیث پڑہانیکا جب لطف ہے کہ حدیث پڑہاتے ہون اور جہان غلطی ہوتی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہون۔ آپنے فرمایا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائین اور ہمکو سینہ سے لگایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہم سخت بیمار تھے۔ ہمارے گھر کے آدمیون کو مایوسی تھی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس تشریف لائین اور فرمایا کہ اس مرض مین موت نہین ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم وہ کہتے ہین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمسے فرماتے ہین

ایک روز بعد مغرب ایک شخص آیا اور سو روپیہ نذر کیے۔ راقم سے ارشاد ہوا کہ فلان شخص جو اسوقت آیا ہے ہمکو اوسکے سو روپے دینے ہین ہمارے پاس روپے نہین تھے ہمکو تشویش تھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے اور فرمایا کہ تشویش مت کرو روپے آتے ہین یہ شخص آیا اور سو روپے دے گیا۔

ایک شخص نے عرض کیا کہ بعض درویشونکا مقولہ ہے کہ اب وقت سلطنت جانیکا آگیا ہے۔ آپنے فرمایا کہ زمانۂ غدر مین بھی ایسا ہی کہتے تھے کہ اب انگریز نہین رہین گے مگر ہمتو یہ کہتے تھے کہ نہین جائین گے۔ راقم کو یہ خیال ہوا کہ وہ درویش نہون گے۔ آپ نے فرمایا کہ وہ درویش صاحب نسبت تھے مگر یہ بات ہے ایک شرح ملا کا تصنیف کرنیوالا مطلب کہے اور ایک پڑھنے والا اونکی نظر وہین تک تھی۔

ایک روز آپ اشراق کے وقت وظیفے مین مصروف تھے ایک شخص دودہ لایا آپنے

رکھنے کا ارشاد کیا وہ رکھکر چلا گیا جب آپ فارغ ہوئے تو راقم سے پیالہ طلب
کیا راقم پیالہ لایا دودہ لیا اور تھوڑا نوش فرماکر راقم کو دیا وہ دودہ ایسا لذیذ اور شیرین
تھا کہ حد بیان سے باہر ہے۔ آپنے فرمایا کہ جو محبت سے پیروی سنت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کرے باخدا ہو جاوے۔ آپ نے فرمایا کہ جو کوئی اس مسجد کے گوشۂ
شمالی و جنوبی مین دعا کرے اللہ اوسکی دعا قبول کرے گا۔
آپ نے فرمایا کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اگر ایک نظر کرتے تو سب مسلمان ہو جاتے
مقابلہ آپ سے نکرتے مگر حضرت امام حسین علیہ السلام توحید مین مستغرق تھے آپنے
فرمایا کہ کشف کوئی چیز نہین بانسبت ہونا اور بات ہے ایک روز راقم ایک مجذوب
کے پاس کھڑا تھا اسی اثنا مین آپ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا کہ مجذوبون کے
پاس جانا کیا ضرور ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ایمان سلامت لیجانا ضروری ہے اگر معصیت
کی وجہ سے عذاب مین گرفتار ہو گیا تو ممکن ہے کہ کسی کی دعا سے عذاب سے نجات ملجاوے
مگر ایمان نہین لیگیا تو نہ کسی کی دعا اثر کرے نہ ایصال ثواب سے نجات ملے آپنے فرمایا کہ
قرآن کے پڑھنے مین جب تک جی لگے پڑھے ورنہ نہ پڑھے۔ آپنے فرمایا کہ شدت بھوک
کی ہووے تو نماز مین تاخیر کرے اور کھانا کھالیوے بعد کو نماز پڑھے۔ راقم عرض کرتا
ہے کہ اس ارشاد سے حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کی یہ مراد ہے کہ نماز اطمینان سے
ادا کرے نہ یہ کہ رفع ضرورت مین نماز قضا کر دے بلکہ اگر تنگ وقت ہو تو اول
نماز ادا کر لیوے کیونکہ قضا نماز سے بہتر ہے۔
راقم کی لڑکی کہ وہ آپکی مرید تھی اوسکا انتقال ہو گیا تھا آپنے فرمایا کہ وہ ہمارے پاس
اب بھی آتی ہے اور ہم اوسکو توجہ دیتے ہین راقم نے عرض کیا کہ مالک مطبع نظامی نے

مجموعہ درود معظم ومکرم مین لکھا ہے کہ آپ شاہ غلام علی شاہ صاحب رضؔ کے خلیفہ ہین یا
ارشاد ہوا کہ یہ غلط ہے ہم اون کے خلیفہ نہین ہین۔ ہم اونکی توجہ مین نہین تھے
ملاقات ضرور کی تھی ایک شخص نے ذکر کیا کہ شاہ عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ
علیہ نے حقہ پینے کو مکروہ لکھا ہے آپ نے کہا کہ وہ حقہ کو مکروہ کہین یا مکروہ
تحریمہ کہین ہم بھی وہی کہین ہم تو مرض کی وجہ سے حقہ پیتے ہین۔ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو منع نہین فرماتے اگر منع فرماتے تو حقہ کیا چیز ہے
ہم تو جان بھی چھوڑ دیتے۔ آپنے فرمایا کہ ہمکو فکر تھی کہ ہمارا کیا انجام ہوگا۔ ارشاد
ہوا کہ آپ کیا بلکہ آپ سے جو محبت رکھے گا اوسکا بھی انجام بخیر ہوگا۔ آپنے فرمایا کہ
ہمارے پاس کیمیاگر آئے اور ہمسے کہا کہ کیمیا آپ سیکھہ لیجیے ہمنے نہین سیکھی اور کہا
کہ ہم کیا کرین گے۔ آپنے فرمایا کہ شاہ اودہ واجد علی شاہ ہمکو گانو دیتے تھے ہمنے نہین لیے
آپکی جاے وضو کے قریب جہان کہ آپ اکثر بیٹھا بھی کرتے تھے ایک پودینہ کی کیاری
تھی جسمین آپکے وضو کا پانی جایا کرتا تھا اوس کیاری مین ایک درخت خوشنما اوگا
ہوا تھا اور اوسکی خوشبو مہک رہی تھی راقم خیال کرتا تھا کہ کیا خدا کی قدرت ہے
کہ بلا پھول کے اوس درخت سے خوشبو مہک رہی ہے خیال ہوا کہ اس درخت
کو وطن لیجاؤن۔ اسی حیرت اور خیال مین تھا کہ آپ تشریف لاے اور دریافت
فرمایا۔ عرض کیا آپ نے اوس درخت کو دست مبارک سے اوکھاڑ لیا اور
ملکر پھینکدیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ ایسے درخت یہان اکثر اوگتے ہین۔ کیمیاگرون
نے دیکھکر ہمسے کہا کہ اس سے کیمیا بنجاتی ہے ہم تو اوکھاڑ کر پھینکدیتے ہین۔
راقم عرض کرتا ہے کہ ایسے درختون کا اوگنا برکت آپ کے وضو اور آپکے وہان

بیٹھنے کی تھی اور یہ آپ کے توکل اور بے پروائی کی شان تھی کہ آپ اون درختون کو اوکھاڑ کر پھینکدیتے۔

راقم کا ایک مقدمہ خراب ہو گیا تھا وکلا نے جواب دیدیا تھا کہ اپیل مین کامیابی نہ ہوگی راقم کو فکر تھی آپکو خواب مین دیکھا آپنے فرمایا کہ اپیل کرو کامیاب ہوجاؤگے۔ ہر چند سب نے منع کیا اپیل کیا اور کامیاب ہو گیا۔ راقم حاضر تھا ایک شخص نے اپنی والدہ کے لیے دعا چاہی کہ وہ انتقال کر چکی تھین آپنے فرمایا کہ وہ خوشحال ہین اونکو خدشہ ہوا آپنے اونکا حلیہ اور نام بتایا اور فرمایا کہ وہ خود اپنا حال کہہ رہی ہین۔ راقم حاضر تھا ایک شخص نے ذکر کیا کہ فلان شخص بلاقصور قید ہو گئے۔ اپیل کیا را بحال رہی آپ نے فرمایا اب کیا ہوگا اونھون نے کہا اب کیا ہو سکتا ہے ارشاد فرمایا چھوٹ جاویگا۔ اتفاقاً لفٹنٹ گورنر صاحب بلاحظہ جیل کو گئے اونھون نے اوسکو چھوڑ دیا۔ راقم حاضر تھا کہ ایک شخص الہ آباد سے آیا اور درخواست دعا کی کی۔ کہ فلان شخص مقدمہ قتل مین ماخوذ ہے آپنے فرمایا کہ بری ہوجاویگا ویسا ہی ہوا۔

راقم حاضر تھا کہین کے تحصیلدار آئے اور کامیابی امتحان کے لیے ملتجی دعا کے ہوے آپنے راقم کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ انکے بھائی بھی امتحان مین ہین وہ بھی کامیاب ہوجاوینگے اور تم بھی کامیاب ہوجاؤگے ویسا ہی ہوا حالانکہ راقم نے اپنے بھائیکا کچھ حال نہین کہا تھا۔ روم اور روس مین لڑائی تھی۔ شب کے بارہ بجے ہون گے کہ راقم سے آپنے دریافت فرمایا کیا خبر ہے عرض کیا کہ اخبار کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ روس غالب ہو گیا شاید روم

کو لے لیو ے آپنے فرمایا کہ ہمارے پاس بھی خبر آتی ہے ایسا نہین ہوگا ویساہی ہوا
راقم سے فرمایا کہین اور جگہ جاؤ گے عرض کیا کہ بھائی نے الہ آباد جانیکو لکھا ہے
کہ تم وہان پیروی معاملہ بین کر و جسمین حاکم کے تعلق ہے وہ راقم کو نہین جانتا
وہان جاکر راقم کیا کریگا ارشاد ہوا کہ جانا چاہیے - وقفیت کی کیا ضرورت ہے
حاکم سے کہدینا کہ ہمارا یہ کام ہے اور ایک لنگی جسکو آپ اوڑھتے تھے مرحمت
فرمائی کہ جب تم حاکم کے پاس جاؤ سر سے باندہ لینا مین سنے ویساہی کیا - وہ
حاکم بہت تعظیم اور مہربانی سے پیش آیا اور اوس معاملہ مین بہت توجہ کی -
راقم نے وسوسۂ قلب کی شکایت کی ارشاد ہوا کہ بڑے بڑ ونکو وسوسے
آجاتے ہین تم کیا چیز ہو چنانچہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے
ایک صحابی کو وسوسہ ہوا کہ وقت تنہائیکا ہے آپکو قتل کرون - آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اونکے سینہ پر ہاتھہ رکھدیا فوراً وسوسہ جاتا رہا آپنے فرمایا کہ غدر
بین فوج سرکاری مراد آباد مین آنیوالی تھی تو لوگو نکو اندیشہ تھا لوگ فرار ہونیکا
قصد کرتے تھے ہم مسجد مین تھے حضرت عیسی علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ
فوج کچھہ تکلیف کسی کو نہین دیگی چنانچہ فوج آئی اور کسی کو کچھہ تکلیف نہین دی
اور اکثر فوج کے افسر اور ملازم ہمارے پاس آئے - ہمنے لوگون سے کہدیا تھا کہ
کوئی یہان سے نہ بھاگے - راقم کے کوئی اولاد نہین رہی تھی نہ آیندہ اولاد
ہونیکی امید تھی - آپنے فرمایا کہ اولاد ہوگی چنانچہ اولاد ہوئی اور اب موجود ہین
راقم کے یہان لڑکا پیدا ہو کر مرگیا تھا - راقم کی والدہ صاحبہ کو رنج تھا وہ حاضر
ہو ئین بلا اسکے کہ وہ کچھہ عرض کرتین آپنے فرمایا کہ اور لڑکا پیدا ہوگا وہ زندہ رہیگا

ویساہی ہوا کہ لڑکا پیدا ہوا اور اب موجود ہے۔

ایک ڈپٹی کو راقم سے دریافت کیا راقم نے عرض کیا کہ اونکی پنشن کا حکم آگیا تھا وہ وطن چلے گئے ہونگے۔ آپ نے فرمایا کہ پنشن نہین ہوگی راقم کو خدشہ تھا وطن آیا تو معلوم ہوا کہ پنشن اونکی ملتوی ہوگئی راقم کے وطن کا ایک شخص قید ہوگیا تھا۔ اپیل کیا حکم بحال رہا اوسکے ایک یگانہ نے عرض کیا آپنے فرمایا کہ قید مین نہین رہیگا۔ چنانچہ ڈاکٹر نے اوس قیدی کی بابت رپورٹ کی کہ قیدی بہت ضعیف ہے قید کا متحمل نہین ہوسکتا ہے۔ حاکم ضلع نے اختلاف کیا کہ قیدی رہا ہونیکے قابل نہین ہے گورنمنٹ نے حکم اوسکی رہائی کا دیا وہ رہا ہوگیا آپنے فرمایا کہ ہم دریا پر پہونچے کشتی نہ تھی ہم اور خادم بلا کشتی کے پار ہوگئے خدا کی قدرت ہمارا دامن بھی تر نہین ہوا۔

ذکر تعلیم وبیعت

آپ سلسلۂ قادریہ و نقشبندیہ مین بیعت لیتے تھے اور نفی و اثبات و اسم ذات حبس دم کے ساتھ اور مراقبہ کی تعلیم فرماتے اور کتاب حصن حصین مین جو وظائف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین۔ اور تلاوت قرآن کی ہدایت کرتے سورۂ قل ہو اللہ سو بار اور سورۂ واقعہ ایک بار اور چارون قل تین تین بار شب کو اور صبح کو بعد ذکر مراقبہ کے پانسو بار درود اور گیارہ بار لایلاف اول و آخر درود شریف پانچ پانچ بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی ستر بار مداومت کو ارشاد فرماتے حوائج و دفع شر دشمنان کے لیے لایلاف ایکسو بار اول و آخر درود گیارہ گیارہ بار اور دفع باہمی نفاق کے لیے اللھم الف بین قلوبنا و اصلح ذات بیننا کا وظیفہ کرنیکو ارشاد فرماتے۔ روز جمعہ کو سورۂ کہف ایکبار پڑھتے اور مطالعہ

مثنوی شریف مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اور درود معظم و مکرم اور درود تاج کی مداومت کو ارشاد کرتے۔ جب آپ کسی کو تعویذ دیتے تو اکثر صرف اللہ اکبر لکھتے۔

ذکر فضیلت نماز

شب عید الفطر مین بارہ رکعت نماز ساتھہ تین سلام کے ادا کرے ہر رکعت مین الحمد للہ ایک بار قُل ہُوَ اللّٰہُ پانچ بار پڑھے ثواب بے حساب پاوے اوس سال مین مر جاوے تو شہید مرے شب عید الضحیٰ مین دس رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت مین الحمد للہ ایکبار قُل ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ دس بار پڑھے اور بعد فراغ نماز درود سو بار استغفار سو بار سبحان اللہ و الحمد للہ واللہ اکبر سو بار کہے ثواب بیشمار پاوے۔ ماہ شعبان کی اول شب مین بارہ رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ایکبار قُل ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پندرہ بار پڑھے۔ اور ایک روایت مین یہ آیا ہی کہ ماہ شعبان مین جو اول اتوار واقع ہو غسل کرے اور شب دوشنبہ کو بارہ رکعت بطریقہ مذکور ادا کرے اور بعد فراغ ستر بار استغفار کہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ اوسکی توبہ قبول کرے تمام گناہ اوسکے معاف فرمائے۔

روز شنبہ کو چار رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ایکبار قُل یَا اَیُّہَا الْکَافِرُوْن تین بار اور بعد فراغ نماز کے آیۃ الکرسی ایکبار پڑھے۔

روز دوشنبہ کو دو رکعت نماز ادا کرے ہر ایک رکعت مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ایک بار آیۃ الکرسی ایک بار قُل ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ایکبار پڑھے اور بعد نماز کے دعا کرے اور بخشش اپنے ماں باپ کی چاہے اور درود دس بار پڑھے۔ اور سہ شنبہ کو دو رکعت نماز ادا کرے ہر ایک رکعت مین اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ایکبار سورۂ والتین ایک بار

قل ہو اللہ احد ایکبار پڑھے اور چہار شنبہ کو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت مین الحمد للہ
ایکبار سورۂ اذا زلزلت ایکبار سورۂ قل ہو اللہ احد تین بار پڑھے اور پنجشنبہ کو دو
رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت مین الحمد للہ ایکبار سورۂ اذا جاء پانچ بار پڑھے اور
بعد نماز موصوف کے جب دوسری نماز سے فارغ ہو تو قل ہو اللہ احد چالیس
بار اور استغفار کہے اور جمعہ کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے ہر ایک رکعت مین
الحمد للہ ایکبار آیۃ الکرسی سو بار قل ہو اللہ احد سو بار پڑھے اور بعد فراغ نماز کے
یا نور النور یا رحیم یا رحمن یا حی یا قیوم افتح ابواب رحمتک و مغفرتک علیّ کہے۔
فضیلت نمازہای موصوفہ کی بیغایت ہی جس نے نماز کو ساتھ ترتیب مذکور کے
ادا کیا گویا کہ اوس نے ابھی کوئی گناہ نہین کیا تمام گناہون سے پاک ہوگیا۔ عبادت
و نیکیان اوسکے نامہ اعمال مین بیحد لکھی جاوینگی شمار اونکا قیاس سے باہر ہے
حاجات مشکلہ کے برآنے کے واسطے چار رکعت نماز پڑھے۔ پہلی رکعت مین سورۂ
فاتحہ کے بعد لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین فاستجبنا لہ ونجیناہ
من الغم وکذلک ننجی المؤمنین سو بار پڑھے اور دوسری رکعت مین بعد فاتحہ کے
رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین سو بار کہے۔ اور تیسری رکعت مین بعد
سورۂ فاتحہ کے وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد سو بار کہے اور
چوتھی رکعت مین قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکیل سو بار کہے اور بعد
سلام پھیرنے کے رب انی مغلوب فانتصر سو بار کہے
اور دعا کرے۔

ذکر روزہ

ماہ محرم مین پنجشنبہ وجمعہ وسہ شنبہ کو روزہ رکھنا اور عاشورہ کو روزہ رکھنا یا کسی
مسلمان کو اوسکے بقدر حاجت کھانا کھلانا بیحد ثواب ہی نوسو برس کے گناہ اوسکے
نامۂ اعمال سے دور کیے جاوین اور نوسو برس کی عبادت کا ثواب اوسکے نامۂ
اعمال مین لکھا جاوے اور روزۂ بیض کا بھی بہت ثواب ہی یعنی ہر ماہ مین تیرہ
وچودہ وپندرہ کو روزہ رکھے گناہون سے ایسا پاک ہو جاوے کہ گویا کوئی
گناہ کبھی اوس سے ہوا ہی نتھا اور نامۂ اعمال مین نیکیان بحساب لکھی جاوین۔

ذکر فضیلت اوراد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا دَائِمَ الْعِزِّ وَالْبَقَاءِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْجُوْدِ وَالْعَطَاءِ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ
يَا رَحِيْمُ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ان کلمات کو کثرت سے پڑھے ثواب
بیحساب پاوے اور مغفرت ہو جاوے اللہم قونی فی سبیلک ان کلمات کو ہر فرض
نماز کے بعد کہے دین مین تقویت حاصل ہوگی۔ اللہم یا فارج الھم یا کاشف
الغم ویا مجیب دعوۃ المضطرین یا رحمن الدنیا والاخرۃ ورحیمہما انت ترحمنی فارحمنی رحمۃ
تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک اس دعا کو بعد نماز تہجد کے تین بار پڑھے۔ اول
آخر درود پڑھے یہ واسطے غنا کے ہے اللہم انا نسألک العفو والعافیۃ والمعافاۃ
اللہم انک تحب العفو فاعف عنا یا عفو برحمتک یا ارحم الراحمین اس دعا کو شب کو
وقت خواب کے دس بار پڑھے یا صبح کو پڑھے حق سبحانہ تعالے اوس کی دعا
قبول فرماوے۔

اللہم یا جلیل من کل جلیل یا عزیز من کل عزیز یا قدیم من کل قدیم یا مجیب برحمتک

یاارحم الراحمین اس دعا کو پڑھتا رہے ثواب بحساب پاوے۔ اور باعث مغفرت کا ہو۔

اسم یامغنی گیارہ سو بار ہر روز پڑھے مجرب ہی واسطے غنای ظاہری و باطنی کے۔ **ایضاً** اسم موصوف کو بعد نماز صبح ایک ہزار بار کہے اور اگر فرصت نہو تو سو بار کہے مجرب ہی **ایضاً** اسم الملک کو ایک جلسہ مین ہزار بار پڑھے تین روز تک۔ مجرب ہے واسطے حصول دین و دنیا کے **دیگر** یابدیع العجائب بالخیر یابدیع بارہ ہزار بار کہے اور اگر نہو سکے تو بارہ سو بار کہے بارہ روز تک واسطے حاجت برآنے کے مجرب ہے۔

ایضاً یابدیع العجائب بارہ ہزار بار کہی بارہ دن تک اگر فرصت نہو تو بارہ سو بار کہے ہر مہم کے برآنے کے لیے مجرب ہے **دیگر** یارحمن کل شی و رحیمہ یارحمن ستر بار کہے اور دم کرے اپنے منہہ اور بدن پر اور یامقلب القلوب دو سو بار کہے اور دعا کرے مجرب ہے واسطے تسخیر صاحب حکومت کے **ایضاً** یامقلب القلوب بالخیر دو سو بار کہے اور یاقاضی الحاجات سو بار کہے بعد نماز عشا کے **ایضاً** کھیعص کفیت حمعسق حیث ہر حرف کے ساتھ دہنے ہاتھہ کی اونگلیان بند کرے پھر بائین ہاتھہ کی اونگلیان بند کرے۔ جب روبرو صاحب حکومت کے جاوے دونون ہاتھہ کھولدیوے **دیگر** یاحفیظ نو سو بار کہے اور سورۂ لایلاف بلا قید وضو و عدد و وقت کے اکثر پڑھتا رہے اور دعاے حزب البحر بشرائط طہارت وضو کے مداومت کرے مجرب ہے واسطے دفع شر دشمنان اور محفوظی جمیع آفات و خطرات کے **ایضاً** آیۃ الکرسی دس بار اور اسم یاحفیظ دو ہزار بار کہے بعد نماز صبح کے **دیگر** اللہ الصمد تین سو ساٹھہ بار کہے ہر روز بعد نماز عشا کے مجرب ہے

واسطے اطمینان قلب کے دیگر اسم یا کافی سو بار کہے ہر روز مجرب ہے واسطے اطمینان ظاہری و باطنی کے دیگر اسم یا باقی کو سو بار کہے ہر روز بعد نماز چاشت کے مجرب ہے واسطے قبولیت اعمال شبانہ روز کے دیگر وقت چاشت کے چار رکعت نماز پڑھے - اور اسم یا وہاب ایکسو چار بار سر سجدہ مین رکھکر کہے - اگر فرصت نہو تو پچاس بار کہے مجرب ہے واسطے حاجت روائی کے -

سنیچر کو لا اله الا انت سبحانك انی كنت من الظالمين ہزار بار کہے -

اتوار کو لا اله الا الله الملك الحق المبين ہزار بار کہے -

پیر کو لا اله الا الله عزیز جمیل یا عزیز یا جمیل ہزار بار کہے -

منگل کو اللهم صل على محمد النبي الامي واله وبارك وسلم ہزار بار کہے

بدھ کو لا اله الا الله خالصاً مخلصاً ہزار بار کہے -

جمعرات کو لا اله الا انت خالق کل شی وهو على كل شی قدیر ہزار بار کہے -

جمعہ کو سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ہزار بار کہے اور سر سجدہ مین رکھے اور دعا کرے مجرب ہی واسطے حاجت روائی اور مہمات کے -

جمعہ کو یا هو یا الله ہزار بار کہے سنیچر کو یا رحمن یا رحیم ہزار بار کہے اتوار کو یا واحد یا احد ہزار بار کہے پیر کو یا صمد یا فرد ہزار بار کہے منگل کو یا حی یا قیوم ہزار بار کہے بدھ کو یا حنان یا منان ہزار بار کہے جمعرات کو یا ذا الجلال والاکرام ہزار بار کہی مجرب ہی بر آنے حاجت کے لیے ایضا اسماء موصوف سی کسی اسم کو ایک ہفتہ تک ہزار بار ہر روز کہے تو حاجت بر آویگی ایضا سنیچر کو لا اله الا الله محمد رسول الله ہزار بار کہے اتوار کو یا حی یا قیوم برحمتك استغيث ہزار بار کہے پیر کو درود شریف ہزار بار پڑھے منگل کو

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہزار بار کہے بدھ کو استغفر اللہ من کل ذنب واتوب
الیہ ہزار بار کہے جمعرات کو یا اللہ ہزار بار کہے جمعہ کو سبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ہزار بار کہے مجرب ہی واسطے حاجت روائی ہر مشکلات کے دیگر سورۂ مزمل کو
ہر نماز کے بعد دو بار پڑھے محفوظی شر دشمنان وحاجت روائی کے لیے مجرب ہی
ایضاً سورۂ موصوف کو بعد نماز عشا اکتالیس بار پڑھے ۔ اور جب اس
آیۃ پر پہونچے رب المشرق والمغرب لا الہ الا ھو فاتخذہ وکیلا ۔ پس
حسبنا اللہ ونعم الوکیل پچیس بار کہے اور سورۂ موصوف کو پورا کرے اور
اگر فرصت نہو تو سورۂ موصوف بطریقۂ مذکور سات بار پڑھے اور اگر اسقدر بھی
فرصت نہو تو ایکبار پڑھے مجرب ہے واسطے برآنے ہر حاجت کے سورۂ واقعہ بعد مغرب
وبعد عشا ایک ایک بار پڑھے کشادگی رزق کے واسطے مجرب ہی حضرت قبلہ رضی اللہ
عنہ کا یہی معمول تھا کہ سورۂ واقعہ اور کہف کے پڑھنے کا ارشاد فرماتے تھے ۔
دیگر سورۂ کہف کا پڑھنا روز جمعہ کو بہت فائدہ مند ہے اور بہت ثواب ہے
دیگر سورۂ فاتحہ کو درمیان سنت وفرض کے بسم اللہ الرحمن الرحیم کی میم الحمد کے
لام میں ملا کر پڑھے ۔ اتوار کو ستر بار پیر کو ساٹھ بار منگل کو پچاس بار بدھ کو چالیس بار
جمعرات کو تیس بار جمعہ کو بیس بار سنیچر کو دس بار پڑھے مجرب ہے واسطے
ہر حاجت کے اور نیز سورۂ موصوف واسطے حاجت روائی اور شفای مریض کے
اکتالیس بار پڑھے اور نیز سورۂ موصوف اکتالیس بار ہر روز پڑھکر مریض پر دم
کرے اور پانی پر دم کر کے پلا دے مجرب ہے واسطے شفا مریض کے دیگر درود تاج پڑھکر مریض پر دم کرے
اور پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دے ۔ یہ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کا بھی معمول تھا

راقم کو بھی اجازت فرمائی ہے دیگر حسبنا اللہ ونعم الوکیل پانچسو بار ہر روز پڑھے مطالب دنیوی کے واسطے مجرب ہے دیگر درود تنجینا کا ستر بار پڑھنا حوائج مشکلات کے واسطے مجرب ہے دیگر لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بارہ سو بار بارہ دن بعد نماز عشا تاریک مکان مین بطہارت وضو و پاک پارچہ کے رو بقبلہ بیٹھکر پڑھے اور پیالہ مین پانی رکھے اور لمحہ پانی سے ہاتھ تر کرکے مونہہ و بدن پر پھیرتا جاوے اور اسقدر فرصت نہووے تو تین سو ساٹھہ بار پڑھے بشرائط مذکورہ سات روز یا چالیس روز اور شروع کرے ساتھہ درود کے یعنی اول و آخر درود پڑھے گیارہ گیارہ بار مجرب ہے واسطے حوائج و مشکلات کے دیگر وافوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد تین سو ساٹھہ بار درود اول و آخر گیارہ گیارہ بار چالیس روز بعد نماز عشا کے پڑھے مجرب ہے واسطے دفع غم والم کے اور نیز واسطے حاجت روائی کے دیگر لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہر روز سو بار درود اول و آخر گیارہ بار پڑھے مجرب ہے واسطے اطمینان قلبی اور کشادگی رزق اور محفوظی آفات کا اور طریقہ ختم حضرت مجدد الف ثانی رض یہ ہے کہ پانسو بار پڑھے اور درود اول و آخر سو بار پڑھے واسطے حل ہوئے تمام مشکلات کے اور حاجت روائی کے مجرب ہے۔ اداے قرض کے لیے کلمہ لا الہ الا اللہ کا کثرت سے پڑھنا مؤثر ہے۔

دیگر اللہم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک اول و آخر درود پڑھے اور ہر نماز کے بعد دعا مذکور پڑھے حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کا یہی معمول تھا اور آپ اکثر دعاے موصوفہ کی اجازت فرمایا کرتے تھے مجرب ہے واسطے اداے قرض کے۔

دیگر بسم اللہ الرحمن الرحیم سبحانک القادر القہار القوی الکافی لا الہ الا ھو یاحی یاقیوم یاذاالجلال والاکرام لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم دس بار ہر روز بعد نماز صبح کے پڑھے مجرب ہے واسطے عزت دنیوی کے اور ہر حاجت کے دیگر لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین ہر روز صبح کو سو بار کہے کشادگی رزق ہو اور جنت مین داخل ہو۔

طریقہ استخارہ

وقت خواب بسم اللہ الرحمن الرحیم تین سو بار کہے اور سورۃ الم نشرح ستر٭ہ بار پڑھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر ہر بار شروع کرے بسم اللہ پر ہر بار ختم کرے اور بعدہ سینہ پر دم کرے اور دعا کرے کہ یا اللہ فلان معاملہ کو ظاہراً و باطناً دکھلا دے درود اللھم صل علی محمد ن النبی الامی وآلہ بعدد کل معلوم لک سو بار پڑھکر سو جاوے اور شب چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ کو طریقہ مذکور سے استخارہ کرے تین شب نہین گزرینگی کہ انشاء اللہ تعالے حال معلوم ہو جاویگا دیگر شب کو وقت خواب کے وضو کرے اور پاک کپڑے پہنے اور روبقبلہ دھنی کروٹ لیٹے۔ سورۃ والشمس سات بار سورۃ واللیل سات بار سورۃ قل ھو اللہ سات بار پڑھے اور اپنے سینہ پر دم کرے اور دعا کرے کہ میرے خواب مین مجکو دکھلا فلان معاملہ کو بطریقہ مذکورہ سات روز کرے انشاء اللہ تعالے سات روز نہین گذرین گے کہ جو حال ہو معلوم ہو جاویگا دیگر دو رکعت نماز پڑھے اول رکعت مین الحمد للہ پڑھے اور جب اس آیت پر پہونچے اھدنا الصراط المستقیم بس کہے جاوے یہانتک کہ پھر جاوے مونہہ جانب راست یا چپ کے اگر مونہہ پھرے جانب راست کے پس امید

کرے خدا سے مطلب بر آئیگی ورنہ نا امید ہو جاوے بعدہ پورا کرے رکعتون کو

دیگر قل یاایہا الکافرون وقل ھو اللہ احد وقل اعوذ برب الناس و آیۃ الکرسی ایک

ایک بار پڑھے اور موںہہ و بدن پر اپنے دم کرے واسطے نرم کرنے قلب صاحب

حکومت و محفوظ رہنے جگہ خطرے و اندیشے کے اور دفع خواب پریشان کے لیے

وقت خواب کے دم کرے موںہہ و سینہ پر جناب حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ صرف چارون

قل تین تین بار پڑھنے اور دم کرنیکو فرمایا کرتے تھے دیگر اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ

وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ بلا قید وقت و وضو کے کہے اور دشمن کا خیال کرکے

اوسکے سینہ پر تھپر مارے ۔ انشاء اللہ تعالے دشمن پامال ہو جاویگا دیگر سورۂ

تبت یدا و سورۂ فیل بھی واسطے دفع دشمنون کے مجرب ہے ۔

دیگر اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا فَمَھِّلِ الْکَافِرِیْنَ اَمْھِلْھُمْ رُوَیْدًا پچیس پچیس بار

چار کیلون پر دم کرے اور چارون کونون مکان مین گاڑدے واسطے دفع

جن کے مجرب ہے ۔

ایضا جب کسی پر اثر جن کا معلوم ہو یا دیوانگی ہو تو اوسکے بائین کان مین تین

مرتبہ کہے شیخ عبد القادر جیلانی ۔ انشاء اللہ تعالے اثر جن و دیوانگی دفع ہو جاوے

ایضا آیۂ موصوف کو چالیس ٹکڑے روٹی کے لے اور اوسپر لکھے اور کتے کے

کاٹے ہوئے کو ہر روز ایک ایک ٹکڑا کھلاوے تو انشاء اللہ تعالے اثر زہر کا نہو گا

یعنے اِنَّھُمْ یَکِیْدُوْنَ کَیْدًا وَّ اَکِیْدُ کَیْدًا تا آخر دیگر وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُکَ اِلَّا بِاللّٰہِ

وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور

قل یاایہا الکفرون پڑھے ۔ اور ایک تاگا کسم کا رنگا ہوا لیوے اور برابر اوسکے قد کے لیوے

اور نو گرھین لگاوے اور ہر گرہ پر آیۃ و سورۂ موصوف دم کرے۔ انشاء
اللہ تعالے اسقاط نہوگا و القت ما فیہا و تخلت و اذنت لربہا و حقت اھیاً اشراھیاً
ایک پرچہ پر لکھے اور پاک کپڑے مین لپیٹے اور درد زہ والی کی بائین ران
پر باندھے انشاء اللہ تعالے جلد وضع حمل ہو جاویگا دیگر سورۂ رحمن پڑھے
اور نیلا ڈورا لیکر دم کرے۔ اس طریقے سے کہ جب اس آیۃ پر پہونچے
فبای آلاء ربکما تکذبان گرہ دیتا جاوے اور اوس ڈورے کو بچے کے گلے مین ڈالدین انشاء
اللہ تعالے چیچک سے محفوظ رہیگا۔ جس عورت کے لڑکا نہ زندہ رہتا ہو
تو اجواین و کالی مرچ لیوے اور دو شنبہ کو دوپہر کے وقت چالیس بار سورۂ
والشمس پڑھے اور دم کرے روز حمل سے اور لڑکے کے دودھ چھڑانے
تک ہر روز اوسکو کھلا وین اور جو عورت ہمیشہ لڑکی جنتی ہو اور لڑکا نہ جنتی ہو تو
اوسکے پیٹ پر اونگلی سے ستر بار گول لکیر کھینچین اور ہر بار لکیر کھینچنے کے ساتھ یا متین کہین
اور یہ واضح ہو کہ اعمال کا اثر توفیق و اعانت ربانی پر منحصر ہے۔

چہل اسماء اعظم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُبحانَكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنتَ یَا رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَّ وَارِثَهٗ وَرَازِقَهٗ وَرَاحِمَهٗ یَا رَبِّ
یَآ اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ الرَّفِیْعُ جَلَالُهٗ یَآ اِلٰهُ یَآ اَللّٰهُ الْمَحْمُوْدُ فِیْ كُلِّ فَعَالِهٖ یَآ اَللّٰهُ
یَا رَحْمٰنَ كُلِّ شَیْءٍ وَّرَاحِمَهٗ یَا رَحْمٰنُ یَا حَیُّ حِیْنَ لَا حَیَّ فِیْ دَیْمُوْمَةِ مُلْكِهٖ وَبَقَائِهٖ

یا حیّ یا قیّوم فلا یفوت شیءٌ من علمه ولا یؤده حفظه یا قیّوم
یا واحد الباقی اوّل کلّ شیءٍ و اٰخره یا واحد یا دائم
فلا فناء ولا زوال لملکه و بقائه یا دائم یا
صمد من غیر شبهٍ ولا شیء کمثله یا صمد
یا بارّ فلا شیء کفوه یدانیه ولا امکان لوصفه
یا بارّ یا کبیر انت الذی لا تهتدی العقول
لوصف عظمته یا کبیر یا باریء النفوس بلا مثالٍ خلا
من غیره یا باریء یا زاکی الطاهر من کلّ اٰفةٍ بقدسه
یا زاکی یا کافی الموسّع لما خلق له من عطاء فضله یا کافی
یا نقیّا من کلّ جورٍ لم یرضه ولم یخالطه فعاله یا نقیّا
یا حنّان انت الذی وسعت کلّ شیءٍ رحمةً وّعلما یا حنّان
یا منّان ذا الاحسان قد عمّ کلّ الخلائق منّه یا منّان +
یا دیّان العباد کلٌّ یقوم خاضعا لرغبته و رهبته
یا دیّان یا خالق من فی السّموٰت والارض کلٌّ الیه معاده
یا خالق یا رحیم کلّ صریخٍ و مکروبٍ و غیاثه و معاذه
یا رحیم یا تامّ فلا تصف الالسن کلّ کنه جلاله و
ملکه و عزّه یا تامّ یا مبدع البدائع لم تبغ فی انشائها

عَوْنًا مِّنْ خَلْقِهٖ يَا مُبْدِئُ يَا عَلَّامَ الْغُيُوْبِ فَلَا يَفُوْتُ شَيْءٌ
مِّنْ عِلْمِهٖ وَحِفْظِهٖ يَا عَلَّامُ يَا حَلِيْمُ ذَا الْاَنَاةِ فَلَا
يُعَادِلُهٗ شَيْءٌ مِّنْ خَلْقِهٖ يَا حَلِيْمُ يَا مُعِيْدَ مَا اَفْنَاهُ اِذَا
بَرَزَ الْخَلَائِقُ لِدَعْوَتِهٖ مِنْ مَّخَافَتِهٖ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ
اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ
لَا يُبْصِرُوْنَ يَا مُعِيْدُ يَا قَرِيْبُ الْمُجِيْبُ الْمُدَانِيْ دُوْنَ
كُلِّ شَيْءٍ قُرْبُهٗ يَا قَرِيْبُ يَا حَمِيْدُ الْفَعَالِ ذَا الْمَنِّ
عَلٰى جَمِيْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ يَا حَمِيْدُ يَا عَزِيْزُ الْمَنِيْعُ
الْغَالِبُ عَلٰى اَمْرِهٖ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهٗ يَا عَزِيْزُ يَا قَاهِرُ
ذَا الْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِيْ لَا يُطَاقُ انْتِقَامُهٗ يَا قَاهِرُ
يَا قَرِيْبُ الْمُجِيْبُ الْمُتَعَالِيْ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهٖ يَا قَرِيْبُ
يَا مُذِلَّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ بِقَهْرِ عَزِيْزِ سُلْطَانِهٖ يَا مُذِلُّ
يَا نُوْرَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدَاهُ اَنْتَ الَّذِيْ فَلَقَ الظُّلُمَاتِ بِنُوْرِهٖ
يَا نُوْرُ يَا عَالِيَ الشَّامِخُ فَوْقَ كُلِّ شَيْءٍ عُلُوُّ ارْتِفَاعِهٖ يَا عَالِيْ
يَا قُدُّوْسُ الطَّاهِرُ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ فَلَا شَيْءَ يُعَادِلُهٗ مِنْ جَمِيْعِ
خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ يَا قُدُّوْسُ يَا مُبْدِئَ الْبَرَايَا وَمُعِيْدَهَا
بَعْدَ فَنَائِهَا بِقُدْرَتِهٖ يَا مُبْدِئُ يَا مَحْمُوْدُ فَلَا تَبْلُغُ

الاوہام کل کنہ ثنائہ ومجدہ یا محمود یا جلیل المتکبر علی کل
شیء فالعدل امرہ والصدق وعدہ یا جلیل یا کریم العفو ذا العدل
انت الذی ملأ کل شیء عدلہ یا کریم یا عظیم ذا الثناء الفاخر و
ذا العز والمجد والکبریاء فلا یزال عزہ یا عظیم یا عجیب فلا تنطق الالسن
بکل الائہ وثنائہ یا عجیب یا غیاثی عند کل کربۃ ومجیبی عند کل
دعوۃ ومعاذی عند کل شدۃ ومونسی عند کل وحشۃ ورجائی حین تنقطع حیلتی
یا غیاثی اسألک اللہم بحق ہذہ الاسماء الاعاظم ان تصلی علی محمد وعلی آل محمد
وان ترزقنی ایمانا دائما و امانا من عقوبات الدنیا والآخرۃ وان تحبس عنی ابصار
الظلمۃ والمریدین بی السوء اللہم ہذا الدعاء منی ومنک الاجابۃ وہذا الجہد وعلیک
التکلان ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۳ فاللہ خیر حافظا وہو ارحم الراحمین
تین بار پڑھے اور تین بار حسبی اللہ رب زدنی علما وافوض امری الی اللہ ان
اللہ بصیر بالعباد ۵ بعد تمام ان اسمار کے اس عبارت کے ساتھ توسل کرے
الٰہی توسلت بہذا الاسم الاعظم ان تجعلنا من المقربین لدیک الواصلین
الیک وان ترزقنی ایمانا وامانا من عقوبات الدنیا والآخرۃ وان
تصرف عنی ابصار الظلمۃ والمریدین بی السوء وان تصرف
قلوبہم من شر ما یضمرونہ الی خیر لا یملکہ
احد غیرک بفضلک وکرمک یا مولانا وسیدنا

پھر ہاتھون کو مونہہ اور بدن پر نیچے لاوے اور اول و آخر مین درود شریف پڑھے
یہ اسماء اعظم ہین ان کے توسل سے جو دعا کرے قبول ہو۔ کشایش رزق اور کشایش ظاہر
و باطن کے لیے نہایت مؤثر ہین۔ ان اسماءین سے کسی اسم کو بقدر اوسکے ہر حرف
کے عدد کے کہے تو واسطے حاجت روائی کے بہت مؤثر ہے۔ اور یہ طریقہ بھی نہایت
مؤثر ہے کہ کسی اسم آلہی کو اپنے مطلب کے لیے موافق طریقہ ضرب کے دو ضرب یا تین یا چار
ضرب کے ساتھہ ذکر کرے۔ کثرت درود شریف کی مداومت رکھنا تمام وظائف سے
اولی و انسب ہی تمام مشکلات و کشایش ظاہری باطنی کے لیے مؤثر ہے چنانچہ کوئی عمل
قبولیت کو نہین پہونچتا جب تک کہ اوسکے ساتھہ درود شریف نہ پڑہا جاوے اکثر
بزرگان رضی اللہ عنہم نے اپنے ملفوظات مین لکھا ہی کہ جو کچھ پایا برکت درود شریف سے
پایا۔ واقعی درود شریف کی مداومت رکھنا بہت ضروری ہے جسقدر کثرت سے
پڑھے دین و دنیا کے کامون مین فائدہ ہو حضرت قبلہ اکثر سلسلۂ قادریہ و نقشبندیہ
مین بیعت لیتے تھے لہذا یہی سلسلے اس کتاب مین مذکور ہوتے ہین۔

ذکر سلسلۂ قادریہ

اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت خواجہ ضیاء اللہ رضی اللہ عنہ خلیفۂ
حضرت قبلۂ عالم محمد زبیر رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت محمد نقشبند ثانی رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت
ایشان محمد معصوم رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ خلیفۂ
حضرت شاہ سکندر رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت کمال کتیھلی رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت
سید فضیل رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت سید گدا رحمن رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت شمس الدین
رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت گدا رحمن بن ابی الحسن رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت شمس الدین صحرائی

رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت سید عقیل رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت سید بہاءالدین رضی اللہ عنہ
خلیفہ حضرت سید عبدالوہاب رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت شرف الدین قتال رضی
اللہ عنہ خلیفہ حضرت سید عبدالرزاق رضی اللہ عنہ خلیفہ سید محبوب سبحانی قطب ربانی
شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ خلیفہ سید ابی صالح رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت موسی
جنگی دوست رضی اللہ عنہ خلیفہ سید عبداللہ رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت سید
یحیی زاہد رضی اللہ عنہ خلیفہ موسی مورث رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت سید داؤد مورث
رضی اللہ عنہ خلیفہ سید حضرت موسی الجون رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت سید عبداللہ محض رضی
اللہ عنہ خلیفہ حضرت حسن مثنی رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ
حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ حضرت محمد مصطفے احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سلسلۂ نقشبندیہ

اعلی حضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت خواجہ ضیاءاللہ رضی اللہ عنہ
خلیفہ خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت محمد معصوم نقشبند ثانی رضی اللہ عنہ خلیفہ
حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت باقی باللہ رضی اللہ عنہ
خلیفہ حضرت خواجہ محمد امکنکی رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت مولانا درویش محمد رضی اللہ
عنہ خلیفہ حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رضی اللہ
عنہ خلیفہ حضرت مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت خواجہ علاؤالدین عطار
رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت خواجہ امیر
کلال رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت خواجہ سماسی رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت خواجہ علی رامیتنی رضی
اللہ عنہ خلیفہ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی اللہ عنہ خلیفہ حضرت خواجہ عارف

ریوگری رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت خواجہ یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت ابو علی فارمدی رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفۂ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

مکتوبات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب اول۔ از فضل رحمن بمیان ابرار احمد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد الحمد للہ علی العافیۃ حق تعالےٰ شمارا ہمیشہ خوش دارد آمین ثم آمین برحمت اللہ ہمیشہ مہربانی نمودہ باشند کہ بردست ما توبہ نمودہ است۔ ثم السلام علیکم و رحمۃ اللہ نور چشمان دعا و سلام خوانند۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب دوم۔ از فضل رحمن بہ برادر میان ابرار احمد سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ اما بعد الحمد للہ علی العافیۃ ہدیہ رسید جزاکم اللہ خیرا

خاطر جمع دارید۔ ثم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب سوم - از فضل رحمن بہ برادر میان ابرار احمد صاحب و میان مظہر حسن صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ کہ بصحت و عافیت ام و عافیت دارین شما خواہان میان محمد صدیق کہ از دوستان ما اند آنجا می آیند چنان سعی نمایند کہ بمعاش رسند احسان بر ماست ثم السلام علیکم و علی جمیع الاحباء و رحمۃ اللہ -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب چہارم - از فضل رحمن بہ میان ابرار احمد صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ الحمد للہ علی العافیۃ خدا تعالی شما را از قرض سبکدوش فرماید و کلمہ لا الہ الا اللہ ہر قدر توانند ورد نمایند انشاء اللہ تعالی مطالب آن عزیز حاصل خواہد شد - خاطر جمع دارند ثم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ ہمہ دوستان را سلام ما برسد -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب پنجم - از فضل رحمن بہ میان ابرار احمد صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ میان فخر اللہ مرید ما اند می آیند ہشت روپیہ مقروض اند ایشان را از جائے قرض کردہ بدہند احسان بر ماست ہرگز تغافل نہ نمایند ما شما را خواہیم دادیم - ثم السلام و الاکرام -

اللہ اکبر

مکتوب ششم از فضل رحمن بہ قاضی ابرار احمد صاحب سلمہ - اما بعد عبد القادر تکی می آیند انچہ با مسمی سلوک نمایند عین سعادت است - ثم السلام بجمیع دوستان سلام برسد -

بسم الرحمن الرحیم

مکتوب ہفتم- از فضل رحمن بہ برادرم میان ابرار احمد صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد الحمد للہ علی کل حال و اعوذ باللہ من حال اہل النار از روزیکہ انتقال نور چشمی شدہ دعای خیر می کنم امید ہست کہ مغفور باشد حق تعالے شمارا صبر عطا فرماید آمین ان اللہ مع الصابرین- ثم السلام علیکم و علی اہلکم و عیالکم-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب ہشتم- از فضل رحمن بہ میان ابرار احمد صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ الحمد للہ علی العافیۃ میان عبد الرحمن سوداگر می آید قرض شمان بر آل حسن است چنان سعی نمایند کہ دام مسمی موصوف وصول شود- ثم السلام علیکم-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب نہم- از فضل رحمن بہ قاضی ابرار احمد صاحب سلمہ ربہ اما بعد الحمد للہ میان سید ابوبکر مدنی می آیند ہر چہ سلوک شود تاہم موجب سعادت است- ثم السلام والاکرام-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب دہم- از فضل رحمن بہ برادرم میان ابرار احمد صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ اما بعد الحمد للہ کہ زندہ ام لیل و نہار برای شما دعاے خیر می کنم حق تعالے زود بظہور آرد- آمین ثم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب یازدہم- از فضل رحمن بہ برادرم میان ابرار احمد صاحب و میان

مظہر حسن صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - اما بعد الحمد للہ علی العافیۃ میان میر محمد علی کہ از دوستان ما اند چنان شفقت نمایند کہ بمعاش معقول رسند کہ احسان بر ماست ثم السلام علیکم و رحمۃ اللہ -

اللہ اکبر

مکتوب دوازدہم - از فضل رحمن بہ قاضی ابرار احمد صاحب سلمہ - اما بعد الحمد للہ میان فخر الدین کہ از مریدان این فقیر اند می آیند قرض دارند انچہ احسان فرمایند بر ماست ثم السلام والاکرام بجمیع دوستانم سلام و دعا -

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب سیزدہم - از فضل رحمن بہ میان ابرار احمد صاحب سلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - اما بعد الحمد للہ علی العافیۃ لنا و لکم - ہدیہ رسید جزاکم اللہ تعالی خیر الجزا ثم السلام علیکم و رحمۃ اللہ -

تمام شد مکتوبات

حضرت رضی اللہ عنہ کے ہزارہا مرید عالم و فاضل غریب و امیر ہین اور بہت سے مرید ہین اگر ہر ایک کا حال لکھا جاوے تو ایک دفتر ہو جاے چونکہ اختصار مدنظر ہے اسلیے قطع نظر کرکے اون مریدون کا حال مختصر جنکی صحبت بابرکت سے راقم فیضیاب ہوا ہے لکھتا ہے -

ذکر سجادہ نشین و بعض مریدان حضرت رضی اللہ عنہ

آپ کے صاحبزادے حضرت احمد میان صاحب کہ ہمیشہ آپکی صحبت بابرکت مین رہے ہین علم ظاہر و باطن کی تعلیم پائی ہے اور اب سجادہ نشین ہین - حلم

ومروت وسخاوت واخلاق بدرجۂ غایت ہی۔ تعلیم طالبان اور حاجت روائی
مین مصروف رہتے ہین قرآن وحدیث کا شغل ہی۔ عبد اللہ شاہ صاحب آپ کے
مرید ہین لکھنو مین رہتے ہین ان سے فیض ظاہری و باطنی جاری ہے
حاجتمندون کی حاجت روائی بہت ہوتی ہے۔ متوکل گوشہ نشین ہین ذکر
وشغل مین شبانہ روز مصروف رہتے ہین لکھنو مین باغ ٹکیٹ راے
مین مقیم ہین حضرت سے اون کو عشق ہے۔ مولوی محمد علیم صاحب آپ کے
مرید ہین علم ظاہری و باطنی مین طاق ہین زہد وتقوی ابتدای عمر سے بہت ہی
حلیم با اخلاق بامروت مسافر نواز ہین محض توکل پر گذران ہی فیض علم ظاہری و
باطنی کا ان سے بہت ہی کانپور مین مقیم ہین۔ مولوی عبد الکریم صاحب بھی مرید ہین
حضرت کی صحبت بابرکت مین ایک عرصۂ دراز تک رہے ہین علم ظاہری و
باطنی کی آپ سے تعلیم پائی ہے زہد وتقوی وآزادگی مزاج مین بہت ہی
قرآن وحدیث کا شغل رکھتے ہین متوکل ہین مراد آباد شریف مین مقیم ہین
اور حضرت رضی اللہ عنہ کی نواسی اون کو منسوب ہین۔

خاتمہ الحمد للہ والمنۃ کہ اوس قادر بیچون نے اس فقیر باتقصیر سے اس رسالہ کو
بتاریخ ۱۸ ماہ صفر ۱۳۱۶ سنہ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اختتام کو پہونچایا

؎ للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست	آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

ناظرین باتمکین کی خدمت مین التماس ہے کہ الانسان مرکب من الخطاء والنسیان
تصور فرما کر سہو وخطا سے درگذر فرما کر اس عاصی پر معاصی کے حق مین دعای خیر
دریغ نہ فرمائین اللھم فاطر السموت والارض توفنی مسلما والحقنی بالصالحین

آپ افضل المحدثین تھے جب آپ حدیث بیان فرماتے توکبھی آپسے غلطی نہین
ہوتی کتاب آپ نہین رکھتے تھے جب کسی نے پیش کی اوسکو تصیح فرماکر کسی کو دیدی
بعض علمانے آپ سے بطور امتحان دریافت کیا آپنے جو حدیث بیان فرمائی مطابق
کتاب کے پائی کتاب حدیث اگر کوئی آپکو سناتا اور کتاب مین غلطی ہوتی توفوراً
غلطی ظاہر کر دیتے اور جو کچھ آپ فرماتے وہی صحیح ہوتا آپ نے حدیث شاہ
عبدالعزیز و شاہ اسحق علیہما الرحمۃ سے پڑہی تھی۔ آخر وقت مین حجرۂ مسجد تعمیر ہوگیا
تھا آپ اوس مین قیام فرمایا کرتے تھے قبل وصال کے حضرت احمد میانصاحب
اپنے مکان مین آپکو لیگئے تھے اور آپکا وہین وصل ہوا۔ بعد انتقال والدہ صاحبہ
حضرت احمد میانصاحب کے آپنے عقد سوم فرمایا جواب موجود ہین انکے بطن سے کوئی
اولاد نہین ہوئی۔ بعد وصال حضرت کے ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۹؁ ہجری حضرت رضی
اللہ عنہ کو خواب مین دیکھا آپ نے فرمایا کہ فرض سنت پر مستقل رہنا چاہیے۔ بعد نماز
کے آپ یہ دعا فرمایا کرتے تھے اللھم انت السلام و منك السلام تبارکت
یاذاالجلال والاکرام آخر عمر مین استغراق بہت تھا حتی کہ بعض وقت کسی کو شناخت نہین
فرماتے تھے جب کوئی سامنے جاتا تو دریافت فرماتے کہ کون ہے جب وہ نام بتاتا
تب آپ شناخت فرماتے نماز باجماعت ادا فرماتے مگر آپ احتیاطاً وقت وضو
کرنے اور سنت نفل پڑہنے کے کسی کو قریب بٹھا لیتے اور ارشاد فرماتے کہ
دیکھتے رہو ارکان وضو و نماز کے پورے طور سے ادا ہو گئے یا نہین۔ ایکمرتبہ
راقم حاضر ہوا آپکے یہان سامان خور و نوش کا نہ تھا امام علی خادم بغرض اطلاع

کہ سامان خورونوش نہین ہے سامنے آگر کھڑا ہوا اور بادب کچھ کہہ نسکا آپکو
معلوم ہوا فرمایا کہ جو کچھ ہمارے واسطے پکایا ہوے آنا ہم اور یہ کھالیوینگے اوسیوقت
ایک بقال آیا اور عرض کیا کہ میری دوکان پر آٹا دال اچھا طیار رہوا ہی اگر ارشاد
ہو تو لے آؤن آپ نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے تو لے آ ہمارے پاس دام
نہین ہین جب ہونگے دیدینگے وہ لے آیا آپنے فرمایا کہ ہمارے یہان آج کچھ سامان
خورونوش کا نہ تھا اس بقال کو دیکھو کسنے بھیجدیا آپ جب کسی سے قرض لیتے
تو تعین وقت دینے کا نہین کرتے فرماتے کہ جب ہمارے پاس ہوگا دیدینگے اور
جسوقت کہین سے کچھ آجاتا فوراً قرضخواہ کو دیدیتے۔ حضرت ناگہ شاہ رض
ایک مجذوب بانسبت تھے اِن سے بہت کشف کرامت ظہور مین آتی تھین چنانچہ
منجملہ اونکے ایک یہ ہی کہ ایام غدر مین راقم کی جائداد حکام انگریزی نے ضبط کرلی تھی آپ
آئے کھانا پیش کیا آپنے فرمایا کہ ہم تمہارے مکان پر کھاوینگے جب تمہارا مکان چھوٹ
جاویگا اب ہم جب آوینگے جب تمہاری جائداد چھوٹ جاویگی چنانچہ تھوڑے
عرصہ کے بعد ایک حاکم آیا اور بلا کسی درخواست کے رپورٹ واگذاشت جائداد
کردی اور جائداد چھوٹ گئی۔ بعد وصال آپکے خواب مین دیکھا آپنے تعویذ دیا
صبح کو بجنسہ پایا اور جس کام کے واسطے دیا تھا وہ کام ہوگیا۔ آپنے یعنی حضرت
قبلہ رض نے فرمایا کہ ہمارے حضرت یعنی اعلیحضرت شاہ محمد آفاق رضی اللہ عنہ دس پارے
قرآن مجید کے تہجد کے وقت پڑھتے تھے اسقدر دیر مین کہ کوئی ایک پارہ پڑھے چونکہ
حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ صوم وصلوٰۃ کو بہت دوست رکھتے تھے جب آپکو کسی پر غصہ ہوتا تھا
اور عرض کیا جاتا کہ وہ صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے فوراً آپکا غصہ فرو ہوجاتا۔ آپ کبھی

راقم کے سوتے مین دور سے راقم کو آواز دیتے تو فوراً آنکھ کھل جاتی گویا سوتا
ہی نہ تھا ایک مرتبہ راقم مسجد مین تھا آپنے آواز دی مضطربانہ دوڑکر حاضر ہوا آپکے
حجرہ کی چوکھٹ نہایت زور سے راقم کے سر مین لگی یقین تھا کہ سر پھٹ جاتا حاضرین کو گمان ہوا
کہ سر پھٹ گیا مگر راقم کو اثر کچھ نہین ہوا نہ نشان ظاہر ہوا آپ اوسوقت دودہ نوش فرما رہے
تھے پس ماندہ دودہ راقم کو دیا ارشاد ہوا کہ پی لو راقم نے پی لیا سبحان اللہ کیا آپکی کرامت اور
تصرف تھا۔ امام علی مرحوم حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے خادم قدیم تھے سفر و حضر مین آپکے ساتھ
رہتے تھے۔ آپنے فرمایا کہ ہم تشہد مین رفع سبابہ نہین کرتے آپنے فرمایا کہ سجدہ کشادہ کرے۔ راقم
کے صندوقچہ مین روپیہ کم ہوجاتے تھے مگر یہ نہین معلوم ہوتا تھا کہ کون چوراتا ہی ایک روز بعد
نماز صبح کے آپکی طرف متوجہ ہوا اور خواہش دریافت حال کی اوسیوقت دیکھا کہ پولیس کے
ملازم راقم کے ایک نوکر کو گرفتار کیے لیے جاتے ہین کسی نے دریافت کیا کہ کیون گرفتار کیا ہی
تو اونہون نے راقم کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ نوکر روپیہ چورایا کرتا ہی۔ بعد معاینہ اس واقعہ
کے پھر متوجہ ہوا اور درخواست کی کہ نوکر چوریکا خود اقبال کرے اوس روز شبکو اوس نوکر نے
چوری کرنیکا خود بخود اقبال کرکے معافی چاہی راقم نے معاف کردیا تھوڑے عرصہ کے بعد اوس نے
ڈیڑہ سو روپیہ کے نوٹ پھر چورائے اور بھاگ گیا کسی نے آپسے جاکر ذکر چوریکا کیا آپنے فرمایا کہ جب معلوم
تھا کہ وہ چوری کرتا ہی تو پھر اوسکو کیون رکھا تھا اونکی سزا ہی کہ نوٹ چورا لیگیا پھر ارشاد فرمایا کہ کچھ
دیدیویگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ وہ گرفتار ہوا سو روپیہ کا نوٹ دیدیا اور قید ہوگیا راقم حاضر تھا آپ باہر
دروازہ مسجد کے کھڑے تھے قصبہ کے لوگون نے شکایت کی کہ یہ بندر جو درخت نیم پر بیٹھا ہی بہت
تنگ کرتا ہی عورات کو دق کرتا ہی آپنے اوسکیطرف دیکھا وہ فوراً گر پڑا تڑپنے لگا آپ اندر تشریف لیگئے
تھوڑی دیر مین وہ بندر مر گیا حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ آیۃ الکرسی خالدون تک پڑھتے تھے۔

اشتہار واجب الاظہار

واضح ہو کہ کتاب مستطاب ذکر رحمانی سابقا مطبوع ہو چکی ہی دریں ولا حضرت مؤلف دامت برکاتہ نے نظر ثانی فرما کر تصحیح فرمائی اور اضافہ بعض ارشادات وحالات کا اوس کتاب پر فرمایا چنانچہ ضمیمہ ذکر رحمانی اوس سے عبارت ہی۔ لہذا کتاب مذکور مع ضمیمہ حسب فرمایش جناب نواب نور الحسن خان صاحب عرف نور میان صاحب خلیفہ حضرت احمد میان صاحب دامت برکاتہ فرزند وسجادہ نشین قطب الاقطاب سیدنا ومولانا حضرت شاہ فضل رحمن صاحب رضی اللہ عنہ کے بہت صحت واہتمام سے بار سوم مطبع نظامی کانپور مین ماہ ذی قعدہ سنہ ۱۳۱۹ ہجری چھاپی گئی فقط

وجہ مہر ودستخط

برای سند این معنی کہ کتاب ہذا مطبوع مطبع نظامی واقع کانپور ست لہذا دستخط مہتمم ثبت گردید فقط

العبد
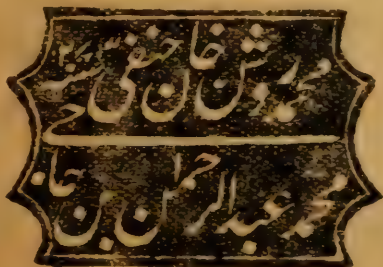
محمد ابو سعید بن محمد عبد الرحمن خان حنفی مرحوم

بقلم خود

محمد روشن خان حنفی سنہ ۱۲۹۲ محمد عبد الرحمن بن محمد ...